مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

کراچی

ایمان کی شرط

ایماں جب درست ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو دل سے مانے، اور زبان سے اس کا اقرار کرے، اور عمل سے ظاہر کرے اور اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

جلد ۱

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ تا ۵ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ بمطابق ۸ ~~ستمبر~~ تا ۲۱ اکتوبر ~~ستمبر~~ ۱۹۸۲ء

شمارہ نمبر ۱۹/۲۰

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رح

۳۔ حدثنا محمد بن المثنٰی حدثنا ابو داؤد انبأنا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يسئل عن شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان اذا دهن رأسه لم ير منه شيب فاذا لم يدهن رئى منه۔

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تیل کا استعمال فرماتے تھے تو وہ محسوس نہیں ہوتے تھے ورنہ کچھ سفیدی کہیں کہیں محسوس ہوتی تھی۔

فائدہ: تیل کے استعمال کے وقت میں چونکہ سب بال چمکنے لگتے تھے اس لیے بالوں کی سفیدی تیل کی چمک میں مخلوط ہو جاتی تھی یا اس وجہ سے کہ تیل کی وجہ سے بال جم جاتے تھے تو سفید بال اپنی قلت کی وجہ سے مستور ہو جاتے تھے اور جب تیل لگا ہوا نہیں ہوتا تھا تو وہ منتشر ہونے کی وجہ سے ظاہر ہو جاتے تھے۔

۴۔ حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندى الكوفى انبأنا يحيىٰ بن آدم عن شريك عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال انما كان شيب رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوا من عشرين شعرة بيضاء۔

۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال تقریباً بیس تھے۔

فائدہ: یہ پہلے گزر چکا کہ یہ روایت اوروں کے کچھ خلاف نہیں۔

۵۔ حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء حدثنا معاوية بن هشام عن شيبان عن ابى اسحٰق عن عكرمة عن ابن عباس قال قال ابو بكر يا رسول الله قد شبت قال شيبتنى هود والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون واذا الشمس كورت۔

۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بوڑھے ہو گئے (اس کی کیا وجہ حالانکہ آپ کا اعتدال اس کا مقتضی تھا کہ آپ جوان ہی رہتے، یا آپ کی عمر شریف کا مقتضٰی یہ تھا کہ آپ اس وقت تک جوان رہتے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ عم یتساءلون، سورۂ اذا الشمس کورت، ان سورتوں نے بوڑھا بنا دیا۔

فائدہ: ان سورتوں کی قید نہیں ان کے علاوہ سورۂ الحاقہ، سورۂ القارعہ، سورۂ غاشیہ وغیرہ کا بھی ذکر آیا ہے۔ مقصود وہ سب سورتیں ہیں جن میں دہشت اثر امور کا ذکر ہے جیسے قیامت، جہنم، عصور، شقی لوگوں کا انجام وغیرہ وغیرہ۔ اسی لیے ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو امور میں جانتا ہوں، اگر تمھیں معلوم ہو جاتے تو ہنسنا بہت ہی کم کر دیتے اور اکثر اوقات روتے رہا کرتے۔ حتٰی کہ بیبیوں کے پاس جانا بھی چھوڑ دیتے۔ (اوکما قال) شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سورۂ ہود نے مجھے بوڑھا بنا دیا کیا بات ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس میں ایک آیت ہے واستقم کما امرت یعنی دین پر ایسے مستقیم رہو جیسا کہ حکم ہے اور ظاہر ہے کہ حکم کے موافق پوری استقامت بہت ہی مشکل امر ہے۔ اس لیے صوفیا نے لکھا ہے کہ استقامت ہزار کرامتوں سے افضل ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور	
شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم		۲
ابتدائیہ	عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۴
کاروان ختم نبوت	محمد عثمان آزاد	۶
شیطان کے حربے	(ادارہ)	۷
حیات عیسیٰ ؑ	مولانا یوسف لدھیانوی	۱۳
کفریات مرزا	حافظ نور محمد	۱۵
یادگار تحریر	حضرت بنوری ؒ	۱۷
افادات عارفی	مولانا منظور احمد الحسینی	۲۰
حضرت عثمان غنی ؓ	〃 〃 〃	۲۱
ختم نبوت کانفرنس ربوہ	〃 〃 〃	۲۳
گانا بجانا	عطاء الرحمٰن رحمانی۔ خانزخیل	۲۵
لمحہ فکریہ	عبدالرحیم منہاج	۲۸
گناہ بے لذت	مشتاق احمد	۳۰
نظم	حافظ لدھیانوی	۳۱

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار زاہدی

حافظ ظفر احمد

غلام یٰسین نجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ایک اور مسجد ضرار

قادیانیوں کے پیشوا مرزا طاہر آج کل لندن یاترا پر ہیں۔ انہوں نے دس ستمبر کو سپین میں قادیانیوں کے ایک مرکز کا افتتاح کیا۔ اس کے لیے تیاریاں بڑے زور و شور کے ساتھ کی گئیں۔ افتتاح والے دن کو تہوار کی طرح منایا گیا ـــــــ اپنی عبادتگاہ کو پرچراغاں کیا اور مختلف قسم کی تقریبات بھی منعقد کی گئیں۔

اس مرکز کا سنگ بنیاد آنجہانی مرزا ناصر نے رکھا تھا اور انہوں نے ہی افتتاح بھی کرنا تھا لیکن بدقسمتی یہ کہ موت نے آدبوچا ـــــــ اس مرکز کا نام "قادیانیوں نے" مسجد بشارت" رکھا اور کہا یہ گیا کہ "یہ اسپین کی سرزمین پر ساڑھے سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے"۔

قادیانی روزنامہ الفضل بھی آجکل اسپین کے مرکز کے بارے میں تفصیلات شائع کر رہا ہے اور اسے قادیانیت کے پروپیگنڈے کا ذریعہ بنا رہا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی تجارتی اداروں نے الفضل کی اشاعتوں میں جو اشتہارات شائع کئے تھے اس کے الفاظ کچھ یوں تھے "ارض قرطبہ پر ۷۰۰ سال کے بعد پہلی مسجد کے بابرکت افتتاح کی تقریب پر ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں"۔ ایک جگہ لکھا تھا کہ "عالم اسلام کو مبارکباد پیش کرتے ہیں"۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی ٹولہ کونسا "عالم اسلام" اور "دنیا بھر کے کس قسم کے مسلمانوں کو اس موقع پر مبارکباد پیش کر رہا ہے۔ کیا اب ان کے موقف میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے؟۔ کیا انہوں نے کفر کا فتویٰ واپس لے لیا ہے۔ کیا قادیانیوں کو ان کے سابق سربراہ مرزا محمود کے الفاظ یاد نہیں ہیں کہ جس میں کہا گیا تھا کہ۔

> "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو، کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں"۔ (آئینہ صداقت ص۳۵)

پھر کس منہ سے عالم اسلام کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں؟۔ یہ تو صرف مرزائیوں کا دجل و فریب ہے اور بڑا دھوکہ ہے۔ کیا دنیا کے مسلمان اسپین کے قادیانیوں کے مرکز میں نماز پڑھنا پسند کریں گے۔ مسلمانوں کے نزدیک قادیانیوں کے مراکز کفر و ارتداد کے اڈے ہیں جہاں مسلمانوں کے ایمانوں کو لوٹا جاتا ہے۔ سپین میں تعمیر ہونے والی "مسجد بشارت" سے ایک اور مسجد ضرار کا اضافہ ہوا ہے۔

مساجد کی تعمیر کرنا صرف مسلمانوں کا حق ہے۔ کسی غیر مسلم کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی عبادت گاہ کے لئے مسجد کے لفظ کو استعمال کرے یا مسجد جیسی شکل بنائے۔ کیونکہ مساجد شعائر اللہ میں سے ہے۔ اس سلسلے میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا موقف واضح ہے ایک عرصے سے جماعت مطالبہ کرتی چلی آرہی ہے کہ قادیانیوں کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے طرز پر تعمیر کرے اس سلسلہ میں جماعت

ابتدائیہ

نے ایک رسالہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم کا تصنیف کردہ " قادیانی اور تعمیر مسجد" بھی شائع کیا ہے۔ جس میں تفصیل سے قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ قادیانی کسی بھی صورت میں بھی اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد نہیں رکھ سکتے۔ لہٰذا حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ قادیانیوں پر پابندی لگائے کہ وہ مسجد کے لفظ کو استعمال نہ کرے۔

قادیانیوں نے ربوہ میں تعمیر کردہ مرکز کے افتتاح کے موقع پر دیواروں پر اشتہارات لگائے اور اپنی عبادتگاہوں پر بڑے بڑے بینر آویزاں کئے جن میں اشتعال انگیز تحریریں لکھی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ طبع کرائے۔ ملک کے گوشے گوشے میں تقسیم کیے اور ہمیں بھی ڈاک کے ذریعہ ایک پمفلٹ موصول ہوا ہے۔ کیا ایسا مواد جس میں یہ لکھا گیا ہو کہ "مرزا غلام احمد مہدی اور مسیح موعود ہیں" اشتعال انگیزی نہیں ہے؟ اور ایسی باتیں مسلمانان پاکستان کے جذبات کے منافی نہیں ہیں؟ ایسے "اسلام دشمن مواد" کو شائع کر کے مسلمانوں میں تقسیم کرنے اور ڈاک کے ذریعہ بھیجنے پر ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی اس کھلے عام تبلیغ پر پابندی لگائے۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ایک اسلامی نظریاتی ملک میں غیر اسلامی نظریات کے پرچار کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ آخر مسلمانوں کو "ارتداد" کی تبلیغ کا نشانہ کیوں بنایا جا رہا ہے؟ کیا انہیں کوئی روکنے والا نہیں؟

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انتقال پُر ملال

استاذ القراء امام الفن والتجوید القاری المقری الشیخ رحیم بخش پانی پتی نور اللہ مرقدہٗ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۲ء ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب کو ساڑھے دس بجے رات رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ جمعرات ۲ بجے قاسم باغ قلعہ کہنہ میں مولانا محمد اسلم صاحب، خطیب جامع مسجد نشتر کالج نے پڑھائی۔ ہزاروں کی تعداد میں اساتذہ، طلبہ اور عوام جنازہ میں شریک ہوئے۔ تدفین جامعہ خیر المدارس (ملتان میں) مجاہد ملت مولانا محمد علی رح جالندھری کے پہلو میں ہوئی۔ ادارہ ہفت روزہ "ختم نبوت" و مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغین و کارکنان حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رح کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت رح کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

کنری میں جماعتی اجتماعات

محمد عثمان آزاد - کنری

کنری سے ہمارے نمائندے محمد عثمان آزاد تحریر کرتے ہیں کہ :

یہاں جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی خوشی میں جامع مسجد بخاری اور دفتر ختم نبوت کنری میں چراغاں کیا گیا اور پورے شہر میں مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اور بروز جمعہ کو جامع مسجد بخاری میں جمعہ کا خطبہ حضرت مولانا قاری حماد اللہ صاحب رحیم یار خان نے دیا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نبی آخر زمان آقائے دو جہان سرور کائنات کی ولادت پر روشنی ڈالی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات سے روکا جائے۔ ان کی عبادت گاہوں کو مسجد کا نام نہ دیا جائے وہ اپنی عبادت گاہوں کا نام کوئی اور تجویز کریں اور جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر جنوبی افریقہ کی حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ بعد نماز جمعہ کے تنظیم نوجوانان ختم نبوت کنری کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازیں رات کے وقت بعد نماز عشاء جامع مسجد بخاری میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا جلسہ کا آغاز جامع مسجد بخاری کے متعلم حافظ غلام اللہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد میں مولانا نے دو گھنٹہ خطاب کیا۔ مسئلہ ختم نبوت کو تفصیل سے بیان کیا۔ مولانا نے اپنے خطاب کے دوران حکومت پاکستان اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ پورے ملک میں قادیانیوں کے قبرستان الگ ہو چکے ہیں تا حال کنری میں قادیانی ابھی تک اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر رہے ہیں۔ اور کہا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے دفن کرنے سے روکا جائے۔ اور کنری کے مسلمان اب آئندہ سے قادیانیوں کے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ لہٰذا آئندہ سے قادیانی اپنے مردوں دفن کرنے کا خود انتظام کریں۔

ان کے خطاب کے دوران عوام میں جوش و خروش پایا گیا۔ مسجد بھری ہوئی تھی۔ کافی تعداد میں عوام مسجد سے باہر کھڑی مولانا کا بیان سن رہی تھی۔ اس دوران مجاہدین ختم نبوت نے فلک شگاف نعرے بلند کئے جس سے مسجد گونجنے لگی۔

افریقہ میں مسلمانوں کی عظیم فتح پر ٹالہی میں مٹھائی تقسیم کی گئی

ٹالہی۔ پچھلے دنوں ۱۷ ستمبر بروز جمعہ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ میں مسلمانوں کی عظیم الشان کامیابی کی خوشی میں ٹالہی ضلع تھرپارکر میں بھرپور طور پر یوم تشکر منایا گیا۔ جمعہ کی نماز کے بعد چوہدری محمد لطیف سکریٹری جامع مسجد نوری کی کوشش سے تمام نمازیوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ سکریٹری موصوف نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی خدمات کو سراہتے ہوئے مجلس کے تمام مبلغین کو خصوصاً ناظم تبلیغ مولانا عبدالرحیم اشعر فاتح افریقہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا

معلومات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیطان کے حربے

مسلمان کے تین دشمن ہیں شیطان، نفس اور کافر لیکن ان میں سب سے زیادہ خطرناک اور ذلیل دشمن شیطان ہے۔ ہم کافر کی دشمنی کو تو شدت سے محسوس کرتے ہیں اور اس سے حفاظت کا بھی سدباب کرتے ہیں مگر شیطان کی دشمنی کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ شیطان انسان کو نظر نہیں آتا۔ اور اس کے حملے کافر کی طرح مادی جنگ اور سیاسی و اقتصادی بحران کی صورت میں نہیں ہوتے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ شیطان کافروں کا لیڈر بنتا ہے اور کافروں کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا اور مجبور کرتا رہتا ہے۔

شیطان کوئی خیالی چیز نہیں ہے یہ آگ سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا لشکر کروڑوں کی تعداد میں ہے۔ اسے موت واقع نہیں ہوتی اور یہ قیامت تک زندہ رہے گا۔ شیطان آسمانوں تک جاسکتا ہے مگر آسمان میں داخل نہیں ہو سکتا جب بھی یہ ایسی کوشش کرتا ہے فرشتے اس پر آگ کے گولے برساتے ہیں۔ اس طرح وہ آسمان سے غیب کی باتیں معلوم کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

شیطان اکثر انبیاء کرام کو انسان کی صورت میں ملا ہے مگر عام انسان کو انسان کے روپ میں نہیں ملتا۔ نہ ہی اس سے ہمکلام ہوتا ہے، نہ ہی اس کو نظر آتا ہے اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ انسان کے دل میں خیال یعنی وسوسہ ڈالتا ہے اور برائیوں کی طرف راغب کرتا ہے جس سے انسان بہک جاتا ہے۔ دھوکہ کھا کر طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے شیطان کے مختلف حربے ہیں جن کی ابتداء وسوسے سے ہوتی ہے اور انتہا فتنہ، فساد، بدکاری، کفر اور شرک ہوتی ہے۔

شیطان کے حربے

۱۔ شیطان ہمیشہ باطل کو حق کی صورت میں دکھاتا ہے اور راہ راست سے ہٹا کر گمراہ کرتا ہے
۲۔ شیطان لوگوں سے جھوٹے وعدے کرتا ہے۔ مگر پورے نہیں کرتا۔ امیدیں دلاتا ہے مگر پوری نہیں کرتا آخر میں دھوکہ دیتا ہے۔
۳۔ شیطان خواہشات، شہوات اور دنیوی زینت، ٹھاٹھ باٹھ کو خوبصورت اور دلکش بنا کر دکھاتا ہے۔
۴۔ شیطان لوگوں میں انتشار، فتنے و فساد پھیلاتا ہے اور ملکوں میں خونریزی جنگیں کراتا ہے۔
۵۔ شیطان انسان کو خوفزدہ، غمگین اور مایوس کرتا ہے تاکہ اس میں نیکی کا جوش و جذبہ ختم ہو جائے۔
۶۔ شیطان وحشت ناک اور مایوس کن خوابیں دکھاتا ہے اور جھوٹی خبریں پھیلاتا ہے۔
۷۔ شیطان غصہ دلاتا ہے اور غضبناک کرتا ہے اور اس کے لئے انسان کے جسم میں خون کی طرح رگ رگ میں تیزی سے گھوم جاتا ہے۔
۸۔ شیطان فحاشی کے لئے نفس کو ابھارتا ہے اور غیر محرم عورت کو خوبصورت کر کے دکھاتا ہے۔
۹۔ اللہ کی یاد سے غافل کرتا ہے اور بڑی نیکی سے پھسلا کر چھوٹی نیکی کی طرف راغب کرتا ہے۔
۱۰۔ شیطان پہلے چھوٹے گناہوں میں مبتلا کرتا ہے پھر بڑے گناہوں کی طرف مائل کرتا ہے
۱۱۔ دنیا میں لوگوں کو ذلیل و خوار کرتا ہے جس طرح خود ملعون اور ذلیل ہوا ہے۔
۱۲۔ اس نے آخرت میں سب کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے جانے کا منصوبہ بنا رکھا ہے اور اسی منصوبے کی تکمیل کے لئے کوشاں رہتا ہے۔

حِزْبُ اللہ اور حِزْبُ الشَّیطَانْ:۔ آدم علیہ السلام اور شیطان کے آسمان سے زمین پر منتقل ہونے سے ساری دنیا دو گروہوں میں بٹ گئی: حِزْبُ اللہ انبیاء کرام، صالحین اور مومنوں کا گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں زندگی بسر کرتا ہے: حِزْبُ الشَّیطَان دوسرا گروہ ہے جو انبیاء کرام کی مخالف پارٹی ہے جو اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کی صریحاً نافرمانی اور مخالفت کرتا ہے۔ شیطان ان کا اپنا دوست بنا لیتا ہے اور چالاکی یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا جو شخص شیطان کے نقش قدم پر چلتا ہے وہ شیطان پرست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو دو ٹوک الفاظ میں متنبہ کیا ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ ارشاد رب العزت ہے،

معلومات

۱۔ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے اور صرف میری عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے۔ تحقیق اس کے باوجود شیطان نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہیں کیا تم کو عقل نہیں۔ (یٰس)

۲۔ اے آدم کی اولاد! شیطان تم کو بہکا نہ دے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا، ان کے کپڑے اتروائے تاکہ ان کا ستر دکھائی دینے لگے۔ تحقیق شیطان اور اس کا کنبہ تم کو وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اسے نہیں دیکھتے۔ (اعراف)

۳۔ شیطان نے کہا اے اللہ تیری عزت کی قسم میں سب انسانوں کو گمراہ کروں گا مگر تیرے خاص بندوں کو گمراہ نہیں کر سکوں گا۔ (حٰم)

شیطان آدمؑ کو پھسلانے میں کامیاب ہو گیا اس لئے وہ ہر انسان پر بڑی جرأت اور مکاری کے ساتھ حملہ کرتا ہے یہ ملعون حضرت آدمؑ کی اولاد سے اپنی ذلت کا انتقام لینا چاہتا ہے شیطان کی مکاری کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ ایک گناہ سرزد کرانے کے لئے بیسیوں نیکیاں یاد کراتا ہے۔

مسلمان کافروں کے مقابلہ میں مادی جنگ کے لئے سب استطاعت کوشش کرتا ہے مگر شیطان کے خلاف باطنی جہاد سے بالکل غافل ہے۔ حالانکہ شیطان ملعون مسلمان پر دائیں بائیں، آگے پیچھے ہر طرف سے حملہ کرنے کا کھلا اعلان کر چکا ہے۔ پھر بھی اگر مسلمان غافل ہے اور دفاع کا انتظام نہ کرے تو بربادی یقینی ہے۔

شیطان کے برخلاف جہاد کے لئے مادی قوت کی بجائے باطنی و روحانی قوت اور عزم بالجزم کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا مسلمان کو شیطان کے فریب اور جوڑ توڑ سے پوری طرح آگاہ ہو کر ان سے بچنے کے لئے ہر وقت چوکنا اور مستعد رہنا چاہیئے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

۱۔ شیطان یقیناً تمہارا خطرناک دشمن ہے پس تم بھی اس کو دشمن ہی سمجھو وہ اپنی پارٹی کے لوگوں کو اس لئے گمراہی کی طرف بلاتا ہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ مل کر دوزخ میں جائیں۔ (فاطر)

۲۔ اور جو کوئی خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے پس یقیناً وہ برباد ہو گیا شیطان لوگوں سے جھوٹے وعدے کرتا ہے مگر پورے نہیں کرتا امیدیں دلاتا ہے مگر پوری نہیں کراتا اور شیطان جو وعدے کرتا ہے وہ فریب ہی فریب ہے۔ (۲۰) النساء

شیطان کے انتظامی شعبے: شیطان بڑی اعلیٰ تدبیروں اور منصوبوں کیساتھ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کے کئی انتظامی شعبے ہیں۔ ہر شعبے کے الگ الگ انچارج ہیں جن کی باقاعدہ میٹنگیں ہوتی ہیں اور پروگرام و کارکردگی پر غور کیا جاتا ہے۔ شیطان بہترین کارکن کو اپنا مقرب بناتا ہے۔

شیطان خیر خواہ بن کر آتا ہے اور دوستی میں دشمنی کرتا ہے اسی طرح اس نے آدمؑ کو فریب دیا تھا۔ شیطان نفس امارہ سے مدد لیتا ہے اور انسان کو اس کے نفسانی خواہشات کی طرف لے جاتا ہے۔ بیوقوف انسان عیاشی کے لالچ میں حلال اعمال کو ترک کر کے حرام کا مرتکب ہوتا ہے۔

جب شیطان دیکھتا ہے کہ یہ بے راہروی میں پڑ گیا ہے اور ذلیل و خوار ہو گیا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے۔ میں تمہیں نہیں جانتا جو کیا تم نے خود کیا۔ اس طرح لوگوں کو اپنے جال میں پھنسا کر آگے بڑھاتا ہے۔

ارشاد رب العزت ہے۔

"شیطان نے کہا اے میرے رب جیسے آپ نے مجھے گمراہ کیا ہے یقیناً میں بھی ان کو دنیا کی خواہشات اور شہوات کو خوبصورت اور دلکش کر کے دکھاؤں گا اور میں ضرور ان سب کو گمراہ کروں گا بجز ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں وہ گمراہ نہ ہوں گے" (۲) الحجر

زید بن مجاہد نے فرمایا کہ ابلیس کی اولاد و لشکر میں پانچ شعبے ہیں اور ہر شعبے کے لئے علیحدہ حاکم مقرر ہے۔

۱۔ **مصائب کا شعبہ:** جب لوگوں پر کوئی مصیبت آتی ہے تو ان کو اکساتا ہے تاکہ وہ واویلا کریں گریبان پھاڑیں منہ پیٹیں اور جہالت کے نعرے پڑھیں۔

۲۔ **زنا کا شعبہ:** یہ شیطانی گروہ لوگوں کو زنا کا مرتکب کرتا ہے ان کے دلوں میں اس کی خواہش پیدا کرتا ہے اور زنا کے فعل کو لوگوں کے دلوں میں پسندیدہ کرتا ہے۔

۳۔ **جھوٹ کا شعبہ:** شیطان ایک انسان کو مل کر اس کو جھوٹی خبر دیتا ہے۔ وہ شخص لوگوں سے کہتا ہے کہ میں نے یہ خبر ایک آدمی سے سنی ہے۔ جس کو میں پہچان سکتا ہوں مگر اس کا نام نہیں جانتا اس طرح جھوٹ آگے بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔

۴۔ **گھر والوں میں فتنہ و فساد:** شیطان انسان کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہوتا ہے گھر والوں کے عیب اس کو دکھاتا ہے اور اس کو گھر والوں پر غضبناک کرتا ہے۔

۵۔ **بازار کا شعبہ:** بازار میں خرید و فروخت کرنے والے لوگوں میں فتنہ و فساد برپا کرواتا ہے صاف ظاہر ہے کہ شیطان ہرگز نہیں چاہتا کہ لوگ مصائب میں صبر کریں کیونکہ صبر کرنے سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور صابر کا اعلیٰ درجہ ہے اس لئے وہ لوگوں سے جاہلیت کے ماتم کراتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں۔

مخلوط محفلیں، رقص و سرود کی مجالس، آرٹ کے شو، تفریح کے فلمی شو نہیں بلکہ عریانی، فحاشی و بدکاری کے پیش خیمے ہیں۔ اور یہ سب شیطانی فعل ہیں یہ کسی قوم کے مہذب اور ماڈرن بننے کا ہرگز ثبوت نہیں ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ زانی اور شرابی بت پرست کے مثل ہیں۔ انسان جب شراب پیتا ہے، زنا کرتا ہے چوری کرتا ہے، ڈاکہ ڈالتا ہے اسی وقت ایمان اس کے جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔ شیطان بھی یہی چاہتا ہے کہ انسان ایمان سے محروم ہو جائے اسی لئے انسان کو گناہ کبیرہ پر آمادہ کرتا ہے۔

بہت سے گناہوں اور معاشرتی برائیوں کی بنیاد جھوٹ ہے۔ مکاری، دھوکہ بازی

ختم نبوت ۸

اور رزق حرام یہ اس لئے شیطان نے لوگوں میں معاشرتی بدحالی اور عدم توازن پیدا کرنے کے لئے ایک علیحدہ شعبہ قائم کر رکھا ہے۔ اگر مسلمان جھوٹ ترک کرنے کا عزم کرے تو معاشرے کی اکثر برائیوں کی بیخ کنی ہو جائے۔ شیطان پہلے انسان کو چھوٹے گناہوں میں مبتلا کرتا ہے جس سے ضمیر مردہ ہو جاتا ہے، پھر وہ کبیرہ گناہوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں میں غرق ہو جاتا ہے اور خود کو برباد کر لیتا ہے۔

گھر: علیحدہ گاہیں سکون قلب کو برباد کرنے کے لئے شیطان انسان کے دل میں گھر والوں کے متعلق ایسے وسوسے ڈالتا ہے کہ گھر میں داخل ہوتے ہی جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان کو گھر میں جاتے ہی اہل خانہ سے الجھنا نہیں چاہیئے۔ افسوس ہے کئی لوگ اہل خانہ سے بد اخلاق ہوتے ہیں اور دوسروں سے بیرون خانہ سے خوش اخلاق بنتے ہیں۔

رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد بہترین جگہ ہے اور بازار بدترین جگہ ہے۔ کیونکہ بازاروں میں تجارتی بدعنوانیاں، مخلوط روابط اور بے پردہ مردوں عام ہوتی ہے۔ بغیر اشد ضرورت کے بازاروں میں گھومنا نہیں چاہیئے۔ یہ کوئی تفریح گاہیں نہیں ہیں۔ چھوٹے گناہوں سے بچنے کی کوشش نہ کرنا بڑی حماقت ہے۔ کیونکہ چنگاری چھوٹی ہو یا بڑی اس سے آگ لگنے کا ہمیشہ خطرہ ہوتا ہے ارشاد رب العزت ہے۔

اے لوگو! جو چیزیں زمین میں ہیں ان میں سے حلال اور پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ۔ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ تو تم کو برائی اور فحش کا حکم دیتا ہے (یعنی ان کی طرف بہکاتا ہے)۔ ۱۶۹۔ البقرہ

عوام نظام سے صدق کا شیطانی فلسفہ ہے۔ بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے کہ ہماری معاشرتی اور معاشی زندگی کی عملی صورت زیادہ تر اسلامی ہے یا شیطانی۔ [illegible] مذہب کے دائرہ سے دین سیاسی پارٹیوں نے آرٹ، رقص و سرود، برہنہ مجسمہ سازی، اور تصاویر کی نمائش وغیرہ کا جو معاشی اور معاشرتی تصور دیا ہے وہ خرافات کے سوا کچھ بھی نہیں۔

شیطان سے انتشار پیدا کرتا ہے: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے (یعنی سمندر کا سینہ کو اپنا مسند بنایا ہے) جہاں سے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے ان لشکروں میں شیطان کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرے۔ کفر اور شرک کے بعد سب سے بڑا شیطانی فتنہ مختلف ممالک میں خونریز جنگیں کرانا ہے۔ جن میں لاکھوں جانیں ضائع ہوتی ہیں تباہی، بربادی اور ظلم ہوتا ہے اور موجودہ زمانہ فتنہ کا دور ہے یہ حال کا دور کئی سال رہا ہے۔ اگر مستقبل میں کوئی جنگ ہوئی تو خطرہ ہے کہ وہ ایٹمی جنگ ہوگی جس کی لپیٹ میں ساری دنیا آ جائے گی۔ اور یہ قیامت کے منظر سے کم نہ ہوگا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ نمازی لوگ اس کی پرستش کریں گے لیکن ان کے درمیان انتشار پیدا کرنے میں ناامید نہیں ہوا۔ مسلمانوں میں اختلافات ذاتی خواہشات، نفسانی خود غرضی، حسد اور بغض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

یہ سب باتیں شیطان دلوں میں ابھارتا ہے۔ جب کسی سیاسی یا مذہبی پارٹی میں اختلافات پائی جائیں تو کیا وہ شیطان کے جال میں پھنس کر اس کی پیروی نہیں کرتے۔

انبیاء کرام، اولیاء اور علماء نے تمام لوگوں میں محبت اور اخوت پیدا کی ہے۔ مگر ظالم اور خود غرض لیڈر، ہر بڑے مسلمان قوم میں انتشار پیدا کر کے اپنے ذاتی مفاد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ انتشار خاندانی، فرقہ وارانہ نوعیت کا ہو یا سیاسی اور لسانی یا طبقاتی ہو، جیسے امیر و غریب، فیکٹری کے مالک و مزدور، افسر اور ماتحت، اساتذہ اور طلباء، ہر جگہ موجود ہیں یہ طبقاتی فرق ہے اسلام میں چھوٹائی بڑائی کی اجازت نہیں ہے۔ ایسے لیڈر مخلص نہیں ہیں اور ہرگز قوم کے نمائندے کے مستحق نہیں ہیں۔

شیطان کے دوست و دشمن: قرآنی آیات اور فرمان نبوی پر غور کرنے سے شیطان کے دوست اور دشمن کی صفات بالکل واضح ہو جاتی ہیں۔ وہ تو شیطانی صفات والوں کو اپنا دوست بناتا ہے۔ یہ لوگ شیطان کے بہکانے پر اللہ کی یاد سے غافل اور نماز سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جھوٹے، ظالم، جھگڑالو اور فاسق ہوتے ہیں۔ ارشاد رب العزت ہے۔

۱۔ کیا میں تم کو بتاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے بولنے والے بدکار پر اترتے ہیں جو شیطانی خبروں کو سننے کے لئے کان لگاتے ہیں اور اکثر جھوٹ بولتے ہیں (یعنی جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں) ۲۲۲۔ الشعراء

۲۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض، شراب اور جوئے کے ذریعے ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ تو کیا تم باز آؤ گے؟

۳۔ اے ایمان والو یقیناً شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب گندگی ہیں۔ عمل شیطان میں سے ہیں ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۴۔ تحقیق فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔

روح البیان میں ذکر ہے کہ شیطان بوڑھے کی شکل میں اللہ کے حکم سے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور حضور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس کے چند دشمن ہیں اور دس دوست ہیں۔

شیطان کے دشمن: (۱) آپ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم (۲) منصف حاکم (۳) متواضع امیر (۴) دیانتدار تاجر (۵) متقی عالم (۶) مخلص ناصح (۷) رحم دل مومن (۸) توبہ کرنے والا (۹) حرام سے بچنے والا (۱۰) باوضو رہنے والا (۱۱) سخی (۱۲) خوش اخلاق (۱۳) لوگوں کو نفع پہنچانے والا (۱۴) قرآن حکیم پڑھنے والا (۱۵) تہجد گزار۔

شیطان کے دوست: (۱) ظالم حاکم (۲) متکبر امیر (۳) خائن تاجر (۴) شرابی (۵) چغلخور

یا معروف سود خور۔ یتیم کا مال کھانے والا (۹) زکوٰۃ نہ دینے والا (۱۰) حرافیص۔

اب ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ ہم شیطان کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا اسکے دشمن ہیں؟

شیطان خوفزدہ اور غمگین کرتا ہے: شیطان انسان کو خوفزدہ غمگین، مایوس اور پست ہمت کر کے بہت خوش ہوتا ہے۔ ہنستا ہے اور اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ مسلمانوں کو بدحواس کرنے کیلئے جنگ میں کفار کو زیادہ طاقتور دکھاتا ہے۔ جھوٹی اور مایوس کن خبریں پھیلاتا ہے۔ جب انسان غمگین اور ناامید ہوتا ہے تو اس میں جذبۂ جہاد اور تدبیر کی صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔ وہ مضبوط دفاع و مثبت اقدام سے نا سر ڈ جاتا ہے۔ کفار سے جنگ میں اللہ تعالیٰ نے کئی بار مسلمانوں پر اونگھ طاری کی اور فرشتوں کے ذریعے تسکین نازل فرمائی جس سے مسلمانوں کی مایوسی دفعہ ہو گئی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کی دائمی تسکین کے لئے فرمایا ہے۔ ارشاد ربّ العزت ہے۔

"اور آپ نہ ہی مایوس ہوں اور نہ ہی غمگین ہوں اور آپ ہی غالب رہیں گے اگر آپ مومن ہیں۔" ۱۳۹ آل عمران

حدیث شریف میں ہے کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ خدا کی طرف سے بشارت، نفسانی خیال اور شیطان کا ڈرانا۔ شیطان انسان کو خوفزدہ کرنے کے لئے دہشت ناک اور غمناک خبریں لاتا ہے۔ کبھی بار بار نیند میں چیخیں مار کر بیدار ہوتے ہیں۔ بے علم لوگ ان خوابوں سے پریشان ہو جاتے ہیں حالانکہ شیطان ان سے کھیلتا ہے اور ان کا مذاق اڑاتا ہے۔ خاتم الانبیاء و سیّد المرسلین نے فرمایا۔

۱: اچھا خواب خدا کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے ہے۔ پس جو شخص کوئی پسندیدہ خواب دیکھے وہ اس کو صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے اُس کو محبت ہو اور جو شخص بُرا خواب دیکھے تو اس کی برائی سے اور شیطان کے شر سے خدا کی پناہ مانگے اور تین بار تھو تھو کرے اور کسی سے خواب بیان نہ کرے کیونکہ وہ خواب اُسے ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

(بخاری و مسلم)

۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا گویا میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے۔ حضورؐ یہ سُنکر مسکرائے اور فرمایا "جب خواب میں شیطان کسی کے ساتھ کھیلے" تو وہ لوگوں سے خواب بیان نہ کرتا پھرے۔" (مسلم)

شیطان غصہ دلاتا ہے: شیطان کے حربوں میں انسان کو غصہ دلانا اور غضبناک کرنا بھی شامل ہے۔ غصہ کی اصل آگ سے ہے اور شیطان بھی آگ کی پیداوار ہے۔ اس لئے یہ ایک شیطانی فعل ہے۔ کہاوت ہے "غصہ آیا عقل گئی"۔ اسی لئے مشہور ہے: "ٹھنڈا لوہا ہی گرم لوہے کو کاٹتا ہے"۔ غصہ میں انسان منصفانہ فیصلہ، احسن تدبیر یا انجام کو فہم نہیں کر سکتا۔ بلکہ انسان سے بدزبانی، گالی گلوچ، جھگڑا اور بعض اوقات قتل سرزد ہو جاتا ہے۔ ارشاد ربّ العزت ہے۔

"پس جو شخص موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا تھا اُس نے موسیٰؑ سے دشمن کے مقابلہ میں مدد چاہی موسیٰؑ نے اس کو مکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰؑ نے کہا یہ شیطانی عمل ہو گیا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔" ۱۵۔ القصص

عقیل بن معقل سے روایت ہے کہ ایک عابد نے انہیں بتایا کہ جب انسان غصہ میں ہوتا ہے تو شیاطین اس کو اس طرح اُلٹتے پلٹتے ہیں جیسے کہ لڑکے گیند سے کھیلتے ہیں۔

۱۔ شیطان نے موسیٰؑ کو بتایا کہ میں انسان کو تین وقتوں میں ہلاک کرتا ہوں (۱) غصہ کے وقت کہ جب میں خون کی طرح رگ رگ میں دوڑتا ہوں۔

۲۔ جہاد کے وقت میں انسان کو اس کے بیوی بچے یاد دلاتا ہوں یہاں تک کہ جہاد سے بھاگ جاتا ہے۔

۳۔ غیر محرم عورت کے پاس بیٹھنے سے بچتے رہو کیونکہ میں دونوں میں رابطہ پیدا کرتا ہوں یعنی شیطان دونوں کو بدکاری پر آمادہ کرتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ غصہ میں آگئیں، حضورؐ نے فرمایا شیطان آگیا۔ حضرت عائشہؓ نے جواباً پوچھا کیا آپ کا شیطان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہے لیکن حق تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کیا ہے حتیٰ کہ وہ میری اطاعت کرتا ہے اور سوائے نیک بات کے کسی اور بات کا مشورہ نہیں دیتا۔

غصہ عموماً تکبر، حسد، مال و جاہ کی زیادتی کی وجہ سے آتا ہے جبکہ انسان خود کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غصہ ضبط کرنے والوں کو محسنین کا اعلیٰ درجہ دیتے ہیں اور ان کو اپنا محبوب رکھتے ہیں۔ ارشاد ربّ العزت ہے:

"جو لوگ غصہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو محبوب رکھتے ہیں۔" ۱۳۴ آل عمران

غصہ پی جانے سے بیسیوں مصائب ٹل جاتے ہیں اور حق تعالیٰ اس پر فضل کرتے ہیں اور اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱: غصہ شیطان لاتا ہے اور شیطان آگ سے ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔" (مشکوٰۃ)

۲: غصہ کو دُور کرنے کے لئے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے اور پانی پئے۔

شیطان اور عورت

حسن بن صالح کہتے ہیں کہ شیطان عورت سے کہتا ہے تم میرا آدھا لشکر ہو اور تم میرے لئے ایسا تیر ہو کہ جس کو مارتا ہوں خطا نہیں جاتا اور تم میری حاجت پوری کرنے کے لئے قاصد کا کام دیتی ہو۔ دوسرے الفاظ میں شیطان لوگوں میں عریانی، فحاشی، شراب نوشی، بدکاری وغیرہ خرافات پھیلانے کے لئے عورت کو اس کا ذریعہ بناتا ہے۔ یہ شیطانی حربے ہیں۔ وہ غیر محرم عورت کو لوگوں کی نظروں میں خوبصورت کر کے دکھاتا ہے اور یہ کتنی بڑی چال ہے۔ مغربی ممالک میں اکثر حسینوں کو ہر قسم کے خفیہ راز حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ شیطان نے

موسیٰؑ سے کہا میں آپ کو تین باتوں سے ڈراتا ہوں۔

۱۔ کہ آپ غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھیں کیونکہ اس وقت میں بذات خود اُس کے ساتھ ہوتا ہوں یہاں تک کہ وہ اس عورت کے ساتھ بدکاری کرتا ہے۔

۲۔ اللہ سے جو عہد کرو اس کو پورا کرو کیونکہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کی پیروی خود کرتا ہوں یہاں تک کہ اس شخص اور وفائے عہد کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

۳۔ جو صدقہ نکالو اسے جلدی جاری کر دیا کرو جب کوئی صدقہ ادا نہیں کرتا تو میں اس صدقہ کی ادائیگی میں خود حائل ہو جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر شیطان نے تین بار کہا، ہائے افسوس! میں نے موسیٰؑ کو اپنے راز کی باتیں بتا دیں جن سے وہ بنی آدم کو ڈرائے گا۔

شیطان کے خصوصی حربے سے محفوظ رہنے کے لئے اسلام نے مرد اور عورت کے مخلوط روابط کی سختی سے ممانعت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فحاشی کے نزدیک جانے سے بھی منع فرمایا ہے تاکہ شیطان کو عورتوں کے جال میں پھنسانے کا موقع ہی نہ پا سکے۔

بدکاری کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ بدکاری شرک اور بت پرستی کے مثل ہے جب بدکاری مسلمانوں میں عام ہو جائے گی تو ملک میں عذاب الٰہی، مفلسی اور ذلت عام ہو گی۔ بدکاری اسلامی معاشرے کا سنگین ترین جرم ہے جس میں شادی شدہ کے لئے سنگسار کرنا اور غیر شادی شدہ کے لئے ۱۰۰ کوڑے ہے۔

شیطان کھانے میں شامل ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ آج کل رزق میں وہ برکت نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کے وقت میں تھی۔ سب کچھ ہونے کے باوجود ہر طرف کمی ہی کمی ہے۔ مہنگائی وغیرہ کے علاوہ اس کی ایک وجہ رزق حلال کی کمی ہے جبکہ رزق حرام زیادہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہر کام کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا جاتا جس سے برکت جاتی رہتی ہے جب ہم بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھانا شروع نہیں کرتے شیطان کھانے میں شامل ہو جاتا ہے، کھانا کھا جاتا ہے جس سے کھانے میں برکت جاتی رہتی ہے گھر میں کئی بار اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ کھانا تو بہت پکایا مگر پورا نہیں اترا۔

ایک اور عجیب شیطانی فعل یہ ہے کہ جس گھر میں داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا وہاں شیطان اپنا ڈیرہ ڈال دیتا ہے۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوع انسانی کو ان حقیقتوں سے آگاہ کرنے کے لئے فرمایا۔

۱۔ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو قدم رکھتے ہی اور کھانا کھاتے وقت خدا کو یاد کرے (یعنی بسم اللہ پڑھے) ایسا کرنے پر شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے چلو اس گھر میں نہ تو ٹھکانا ہے اور نہ کھانا ہے اور جو شخص گھر میں داخل ہوتے ہوئے خدا کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے ٹھکانا تو مل گیا ہے اور جب کھانا کھاتے وقت خدا کا نام نہ لے گا تو کھانا اور ٹھکانا دونوں چیزیں مل گئیں۔ (مسلم)

۲۔ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور بسم اللہ نہ کہی تھی جب ایک لقمہ باقی رہ گیا، اسکو منہ میں رکھنے لگا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ تو رسول اللہ ﷺ ہنسے۔ اور پھر فرمایا شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے بسم اللہ کہی تو اس نے اپنے پیٹ کا سارا کھانا نکال ڈالا۔ (ابوداؤد)

۳۔ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز کھائے اور نہ پیئے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم)

شیطان اور اللہ کی یاد۔ شیطان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمان کو اللہ کی یاد سے غافل اور بے پرواہ کر دے اور اس کو اپنی پارٹی میں شامل کر لے۔ اللہ کا ذکر کرنے سے شیطان پست اور مغلوب ہو کر سرپٹ بھاگ جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب بسم اللہ کہتے ہو تو وہ دب جاتا ہے یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔

ارشاد رب العزت ہے۔

"شیطان ان پر غالب آگیا اور اُس نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا، یہ لوگ شیطان کی پارٹی ہے۔ خوب سن لو شیطان کی ساری پارٹی خسارہ والی ہے۔" ۱۹۔ المجادلہ

روح البیان میں ذکر ہے کہ جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو شیطان شدید بخار میں مبتلا رہتا ہے جب تک کہ وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائے جب مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے تو شیطان شمع کی طرح پگھلنے لگتا ہے۔ صدقہ و خیرات دینے سے شیطان یوں کٹ جاتا ہے جس طرح آرہ سے لکڑی چیری جاتی ہے۔ جب مسلمان عبادت کرتا ہے تو شیطان آگ بگولا ہو جاتا ہے اور اپنے آپ میں ہی جلتا ہے۔

ارشاد رب العزت ہے:

"شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے" ۲۶۸۔ البقرہ

شیطان انسان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر تم خیرات کرو گے تو غریب ہو جاؤ گے بڑھاپے کے لئے کچھ جمع کر لو اُس وقت تم میں کمانے کی طاقت نہ ہو گی، جب تم مر جاؤ گے تو بچوں کی کون پرورش کرے گا خیرات میں ریا کا خیال آئے تو استغفار کرو، خیرات ہرگز ترک نہ کرو۔

حارث بن قیس سے روایت ہے کہ جب نماز میں شیطان وسوسہ لائے کہ تم ریاکار ہو تو نماز کو خوب طویل کرو۔ نماز ہرگز ترک نہ کرو، ابلیس جب حضرت یحییٰؑ سے ملا تو ان کو بتایا کہ جب آپؑ پیٹ بھر کر کھاتے ہیں تو نماز کا پڑھنا اور ذکر الٰہی آپؑ پر گراں ہو جاتا ہے، آپؑ نے قسم کھائی کہ آپ آئندہ پیٹ بھر کر نہ کھائیں گے۔

بزرگان دین اکثر تلقین کرتے ہیں کہ نفس کو کہاں مت دو جب تک نماز ادا نہ کر لو خصوصاً ظہر اور عشاء کے اوقات پر، شیطان اکثر نماز جلدی پڑھنے کا وسوسہ ڈالتا ہے ایسی حالت میں نماز کو طویل کرنا چاہئے۔ شیطان جو بھی وسوسہ ڈالے اسکے خلاف کرو۔

فرشتے کا القا: اللہ تعالیٰ نے جہاں شیطان کو انسان کے نفس اور مال پر تصرف کا اختیا

معلومات

دیا ہے۔ وہاں ہر انسان کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیا ہے۔ اگر شیطان انسان کے دل میں گناہ اور گمراہی کے لئے وسوسہ ڈالے تو فرشتہ اس کے دل میں نیکی القا کرے۔ پھر انسان آزاد ہے کہ وہ شیطان پرست بنے خدا پرست۔

کبھار شیطانی وسوسہ اور فرشتے کا القا ایک ہی وقت میں یکے بعد دیگرے دونوں آتے ہیں۔ اس لئے جب نیکی کرنے کے متعلق خیال آئے تو پہلے خیال پر عمل کرنا چاہیئے، دوسرا خیال شیطانی ہوگا جو نیکی پر عمل کرنے سے روکے گا۔ اگر برائی کرنے یا نیکی کو التوا کرنے کا خیال آئے تو پہلے خیال پر عمل نہ کیا جائے۔ اس کے بعد دوسرا خیال فرشتے کی طرف سے ہوگا اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

شیطان اور فرعون:۔ اسرائیلیات میں سے حکایت ہے کہ شیطان نے فرعون سے کہا کہ میں تم سے بڑا ہوں مگر میں نے ربوبیت کا دعویٰ آج تک نہیں کیا۔ تم یہ دعویٰ کس طرح کرتے ہو؟ فرعون نادم ہوا اور کہا میں توبہ کرتا ہوں۔ شیطان نے کہا۔ نہ ہرگز ایسا نہ کرنا۔ سارا مصر تمہیں رب جانتا ہے اگر اب تم نے کہا میں خدا نہیں تو بڑی ذلت کی بات ہے۔ بس فرعون پھر دعوے پر ڈٹ گیا۔

دوسرے الفاظ میں جب قوم بیوقوف بنتی ہے تو خود غرض لیڈر شیطان کے اُبھارنے پر اپنے جھوٹے وعدوں پر ڈٹے رہتے ہیں اور قوم کو خوب بیوقوف بناتے ہیں جب تک وہ نہیں ٹوٹتے۔ بالآخر ایسے حاکم ذلیل ہوتے ہیں۔ شیطان بڑا عیار ہے، پہلے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ پھر اس کو اس فعل پر شرمندہ اور ذلیل کرتا ہے۔ پھر قطع تعلق کرکے اس کو اس فعل کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔

شیطان کے شر سے تحفظ:۔ شیطان کا انسان پر تسلط عموماً تین وجوہ سے ہوتا ہے۔

۱۔ دینی کم علمی یا جہالت ۲۔ نفسانی خواہشات کی غلامی اور غلبہ ۳۔ اللہ کی یاد سے غفلت

جس قدر دینی علم کی کمی ہوگی اسی درجہ میں شیطان کا حملہ موثر ہوگا۔ آج کل تعلیم بہت ہے مگر علم کم ہے اور تربیت مفقود ہے جس سے استعداد اور جذبۂ عمل پیدا نہیں ہوتا۔ مسلمان کو چاہیئے کہ دینی علوم حاصل کرے، نماز اور ذکر و اذکار کا پابند رہے، فحاشی کے اڈوں سے دور رہے۔ نفسانی خواہشات کا غلام نہ بنے اور گناہوں کو معمولی نہ سمجھے بلکہ برائیوں کے خلاف جذبۂ جہاد کے ساتھ مستعد رہے۔ ارشاد ربّ العزت ہے۔

"اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ مانگیں بیشک اللہ تعالیٰ سنتے ہیں اور علم رکھتے ہیں۔ یقیناً جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کا وسوسہ آتا ہے۔ تو وہ اللہ کے ذکر میں لگ جاتے ہیں اور یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔" (۲۰۱۔ اعراف)

حضرت عمرؓ سے شیطان نے کہا کہ جو لوگ سنت نبویؐ کے تابع ہیں وہ ہمارے لئے نہایت سخت ہیں لیکن جو لوگ خواہش نفس کے بندے ہیں ان کے ساتھ تو ہم کھیلتے ہیں۔ انسان کا کردار اتنا بلند ہونا چاہیئے کہ شیطان خصلت انسانوں اور شیاطین کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ بہکانے کی کوشش کریں۔ حضرت عمرؓ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ شیطان تم سے ڈرتا ہے: مشکوٰۃ

مسلمان کو جب بھی شیطانی وسوسہ آئے چوکنا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر دل پر تین دفعہ پھونک مارے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔

بقیہ:۔ حضرت عثمان غنیؓ

ان احادیث کے علاوہ متواتر طریقوں سے ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو جنتی ہونے کی بشارت دی اور اُن کو غنی فرمایا اور اُن کے شہید ہونے کی بھی شہادت دی۔" (اصابہ)

مرویات سیدنا حضرت عثمانؓ سے ۱۴۶ احادیث روایت کی گئی ہیں بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپؓ سے روایت کی ہے۔

چند اقوال

۱۔ آپ کا قول ہے "غم دنیا ایک تاریکی ہے اور غم آخرت دل میں ایک نور ہے"۔

۲۔ چار چیزیں بیکار ہیں (۱) وہ علم جو بے عمل ہو (۲) وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔ (۳) وہ زہد جس سے دنیا حاصل کی جائے۔ (۴) وہ لمبی عمر جس میں سامان آخرت کچھ بھی تیار نہ کیا جائے۔

۳۔ فرمایا۔ دنیا کا تارک خدا کا، گناہوں کا تارک فرشتوں کا اور لالچ کا تارک مسلمانوں کا محبوب ہوتا ہے۔

۴۔ فرمایا: مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں۔ (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۳) قرآن مجید خود پڑھنا اوروں کو پڑھانا۔

۵۔ فرمایا: مجھے چار باتوں میں عبادت الٰہی کا مزہ آتا ہے (۱) فرائض کی ادائیگی میں۔ (۲) حرام اشیاء سے پرہیز کرنے میں۔ (۳) اجر کی امید پر نیک کام کرنے میں۔ (۴) خوف خدا سے برائیوں سے بچنے میں۔

۶۔ متقی کی پانچ علامات ہیں۔ ایسے شخص کی صحبت میں رہنا جس سے دین کی اصلاح ہو (۲) شرمگاہ اور زبان کو قابو میں رکھنا (۳) مسرت دنیا کو وبال خیال کرنا۔ (۴) شبہات کے خوف سے حلال سے بھی پرہیز کرنا۔

۷۔ فرمایا: یہ چیزیں بیکار ہیں۔ وہ عالم جس سے کوئی سوال نہ کرے۔ وہ عمدہ عقل جس سے کچھ حاصل نہ کیا جائے۔ بیکار اور مستقل ہتھیار، ویران مسجد۔ وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے۔

۸۔ علم اور زہد جو طالب دنیا کے پیٹ میں ہے۔

۹۔ وہ عمر دراز جس میں توشۂ آخرت تیار نہ کیا جائے۔

بسلسلہ

حیات عیسیٰ امت کا اجماعی عقیدہ ہے

قسط نمبر ۹

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں چوتھی صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

از: مولانا محمد یوسف لدھیانوی

امام لغت وادب ابوبکر محمد بن حسن بن درید الازدی البصری "جمہرۃ اللغۃ" (ج ۱ ص ۷۹) میں لکھتے ہیں:-

ولُدّ موضع بفلسطین وجاء فی الحدیث الدّجّال یقتله المسیح بباب لُدّ

اور "لُدّ" فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے حدیث میں آتا ہے کہ دجال کو حضرت مسیح علیہ السلام باب لد پر قتل کریں گے۔"

امام ابوالحسن اشعری کا عقیدہ

چوتھی صدی کے مجدد امام اہلسنت ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری (۲۷۰ھ ــــ ۳۲۴) "کتاب الابانۃ" میں اہل حق کے عقائد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ونقر بخروج الدجال کما جاءت به الروایة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ـ ص ۹

"اور ہم اقرار کرتے ہیں دجال کے خروج کا، جیسا کہ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث منقول ہیں۔"

نیز ص ۳۹ پر لکھتے ہیں:

وقال الله عزوجل لعیسی ابن مریم علیه السلام "انی متوفیك ورافعك الی" وقال: "وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه" واجمعت الامة علی ان الله عزوجل رفع عیسیٰ الی السماء۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ "میں تجھے اپنے قبضے میں لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ اور فرمایا اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔"

امام اہلسنت کی اس تصریح سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ دوم یہ کہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا دونوں آیتوں جس میں رفع الی اللہ کا ذکر ہے اس سے باجماع امت رفع الی السماء مراد ہے۔

امام ابن ابی حاتم رازی کا عقیدہ!

امام حافظ ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی (م ۳۲۷ھ) نے اپنی مشہور کتاب "علل الحدیث" میں ابوہریرہؓ کی یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیهبطن عیسی بن مریم حکما عدلا واماما مقسطا ولیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمرا ولیسلمن علی فلأردن علیه (ص ۴۱۳ ج ۲)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم، عادل اور امام منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے فج روحاء سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر گذریں گے اور روضۂ اطہر پر مجھے سلام کہیں گے اور میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔"

اور اس کی سند نقل کرکے امام ابوزرعہ رازی (م ۲۶۴ھ) کے حوالے سے کہتے ہیں: "وھذا اصح" ــــ "اور یہ زیادہ صحیح ہے۔"

امام ابوبکر آجریؒ کا عقیدہ!

امام ابوبکر محمد بن الحسین الآجری (م ۳۶۰ھ) اپنی بے نظیر کتاب

الشریعۃ " میں اصول وعقائد اسلامیہ ذکر فرماتے ہیں اس میں ایک مستقل عنوان یہ ہے "کتاب التصدیق بالدجال وانہ خارج فی ھٰذہ الامۃ۔"

(ص ۳۷۲) اور اسی میں ایک باب کا عنوان ہے:۔

الایمان بنزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حکما عدلا فیقیم الحق ویقتل الدجال (ص ۳۸۰)

"اس عقیدہ پر ایمان لانا کہ حضرت عیسیٰ ؑ حاکم و عادل کی حیثیت سے نازل ہو کر دین حق کو قائم کریں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے۔"

اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ اور صحابہ کرام کے آثار نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

قال محمد بن الحسین رحمہ اللہ والذین یقاتلون مع عیسیٰ علیہ السلام ھم امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم والذین یقاتلون عیسیٰ ھم الیھود مع الدجال فیقتل عیسیٰ الدجال ویقتل المسلمون الیھود ثم یموت عیسیٰ علیہ السلام ویصلی علیہ المسلمون ویدفن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما (ص ۳۸۱)

(مصنف) محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں قتال کریں گے، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی اور جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں لڑیں گے وہ دجال کی معیت میں یہود ہوں گے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اور مسلمان یہود کو قتل کریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوگا تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور وہ (روضۂ اطہر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ دفن ہوں گے۔

امام طحاوی رحمہ کا عقیدہ!

امام ابوجعفر احمد بن محمد سلامہ الطحاوی المصریؒ (م ۳۲۱ھ) "عقیدۃ الطحاوی" میں فرماتے ہیں:

ونؤمن بخروج الدجال ونزول عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام من السماء وبخروج یاجوج وماجوج ونؤمن بطلوع الشمس من مغربھا وخروج دابۃ الارض من موضعھا (ص۱۳)

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور یاجوج و ماجوج نکلیں گے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا۔ اور دابۃ الارض اپنی جگہ سے نکلے گا۔

امام ابوالحسینؒ الملطی الشافعی کا عقیدہ!

امام ابوالحسین محمد بن احمد عبدالرحمٰن الملطی العسقلانی الشافعی رحمہ (م ۳۷۷ھ) اپنی کتاب "التنبیہ والرد علی اھل الاھواء والبدع" میں فرماتے ہیں:۔

قال ابو عاصم فانکر جھم ان یکون اللہ فی السماء دون الارض وقد دل فی کتابہ انہ فی السماء دون الارض حین قال لعیسیٰ علیہ السلام "انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا۔" وقولہ "وما قتلوہ یقینا۔ بل رفعہ اللہ الیہ"

ابو عاصم کہتے ہیں کہ جہم بن صفوان نے اللہ تعالیٰ کے آسمان میں ہونے کا انکار کیا ہے مگر اللہ نے اپنی کتاب میں بتایا ہے کہ وہ آسمان میں ہے۔ زمین میں نہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: کہ میں تجھے اپنے قبضے میں لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے ان کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔ نیز فرمایا: اور یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔

امام ابواللیث سمرقندیؒ کا عقیدہ

امام ابواللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندیؒ (م ۳۹۳ھ) نے اپنی مشہور کتاب "تنبیہ الغافلین" میں "باب علامۃ الساعۃ" کا عنوان قائم کرکے اس کے ذیل میں خروج دجال اور نزول عیسیٰؑ کا عقیدہ درج کیا ہے۔ (دیکھئے ص ۱۹۳ و ۱۹۴)

قلم تحریریں

قسط نمبر ۲

کفریات مرزا

از: حافظ مولانا نور محمد خاں صاحب

دینِ مرزا، کفرِ خالص

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

مرزا صاحب آنجہانی کے مذکورۃ الصدر عجیب و غریب دعاوی (نبوت و رسالت و شریعت جدیدہ) ہیں۔ یہاں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ معاذ اللہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم سے نہ صرف ہم مرتبہ ہیں بلکہ برتر و بہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا صاحب نے اپنے اس کفریہ و گستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف بیان کیا کہ وہ خصائص و فضائل جن کو قرآن مجید نے صرف ذات اقدس صلعم کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ ان سب میں مرزا صاحب انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں یعنی بعض محاسن و فضائل تو ایسے ہیں کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت صلعم کے ہیں۔ مگر مرزا صاحب بغیر شرکت غیرے انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً بشارت اسمہ احمد اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کا صحیح مصداق آنحضرت ہیں۔ مگر مرزا صاحب زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلعم اس کے مصداق و موصوف نہیں تھے جیسا کہ گذشتہ صفحوں میں بیان ہوا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔ (تحفہ گولڑویہ ص۴۰)

اور اپنے معجزات و نشانات کی تعداد تین لاکھ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ ص۵۷ ج۵) اور ساٹھ لاکھ (اعجاز احمدی ص۱) بلکہ اتنے زیادہ کہ دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی (اعجاز احمدی ص۲) معلوم ہوا کہ آپ کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلعم سے کئی گنا بلند ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا۔ اور میرے لئے چاند و سورج گہن دونوں ہوئے۔ ؎

لہ خسف القمر المنیر وان لی = غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی ص۷۱) اور مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "اب خدا تعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے" (اربعین ۴ ص۶) اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور فرمانبرداری باعث نجات نہیں، اور نہ مرزا صاحب کے مقابلہ میں حضور پرنور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے اور مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اتانی مالم یؤت احدا من العالمین حقیقۃ الوحی ص۱۰۷) ترجمہ خدا نے مجھے (مرزا کو) وہ چیز دی ہے۔ جو جہاں کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ لولاک لما خلقت الافلاک (اے مرزا) اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان نہ پیدا کرتا۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

ناظرین انصاف سے فرمائیں کہ مرزا صاحب ان ہفوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ واجب القتل قرار نہ دیئے جائیں۔ تو بتایئے کہ شریعت اسلامیہ میں وجوہ کفر کیا ہیں اور کافر کون ہے! اس کے بعد وہ محاسن اور محامد جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے لئے ہی مخصوص ہیں

۱۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ، ید اللہ فوق ایدیھم، قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الھکم الٰہ واحد (دافع البلاء ص۶)

(۲)۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (حقیقۃ الوحی ص۸۲)

۳۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا الخ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۷۹)

۴۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (اربعین ۳ ص۳۶)

۵۔ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (دافع البلاء ص۶)

۶۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر (ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتاء ص۶۹)

۷۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۷۹)

۸۔ دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۸۱)

۹۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (" " ")

۱۰۔ اثرک اللہ علی کل شیء (" " ص۸۲)

۱۱ انا اعطیناک الکوثر (" " ص۸۶)

۱۲ اراد اللہ ان یبعثک مقاما محمودا (الاستفتاء ص۸۶)

ختم نبوت

۱۳۔ لعلک باخع نفسک الایکونوا مؤمنین (حقیقۃ الوحی صـ۸۰)

۱۴۔ واتل ما اوحی الیک من ربک (" " ۸۴)

۱۵۔ انک باعیننا (" ۷۵)

۱۶۔ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا (" ۴۳)

۱۷۔ زوجنکھا (دعوت قوم ۶۱)

۱۸۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین (" ")

۱۹۔ واللہ یعصمک من الناس (" صـ۰)

۲۰۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ (حقیقۃ الوحی۔)

۲۱۔ یٰس والقراٰن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم (حقیقۃ الوحی ۱۰۷)

۲۲۔ انی جاعلک للناس اماما (انجام آتھم صـ۹)

دراصل یہ تمام تر آیات قرآنیہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں۔ لیکن مرزا صاحب اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا صاحب بقول خود حضرت افضل الانبیاء صلعم سے افضل اور بہتر ہیں اور غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا جان مرزا صاحب کو افضل المرسلین مانتے ہیں۔ اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل (جو امت مرزائیہ کا ترجمان ہے) لکھتا ہے کہ "انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا) کے خادموں میں پیدا ہوں گے۔ ۱۲،

۱۲ر جون ۱۹۲۵ء کالم ۳ صـ۱۵ ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت وشان رسالت کے بجھانے اور مٹانے میں سعی لاحاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ڈبل کافر اور واجب القتل ہے اس لئے مرزا صاحب اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور خارج از اسلام ہے۔

مسلمانو! اگر کوئی ہندو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط وتحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو۔ اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت وقادیانیت کے ہاتھوں افضل الرسل کی توہین وتضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت وحمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو ان پر تنگ کر دو اور بتا دو کہ دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا صاحب (معاذ اللہ) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے۔

لکھتے ہیں:۔

۱۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۱۳۵، ۱۳۶)

۲۔ آدمم نیز احمد مختار … در برم جامہ ہمہ ابرار

آنچہ داد است ہر نبی را جام … داد آں جام را مرا بتمام (درثمین صـ۲۸۹)

۳۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کریگا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے افضل ہوگا۔ (چشمہ مسیحی صـ۲)

۴۔ تکدر ماء السابقین وعیننا۔ الیٰ آخر الایام لا تتکدر (اعجاز احمدی صـ۶۶)

گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہوگئے اور ہمارا (مرزا) کا چشمہ قیامت تک گندا نہیں ہوگا۔

۵۔ ان قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ (خطبہ الہامیہ صـ۳۵)

یہ میرے قدم ایک ایسے منارے پر ہے کہ اس پر ہر ایک بلندی ختم ہوگئی ہے

۶۔ اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتے (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۱۳۷)

مرزا صاحب نے ان تمام حوالجات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین وتنقیص کرتے ہوئے اپنے لئے ان سے افضلیت وبرتری ثابت کی ہے اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا صاحب اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جا سکے کیونکہ مرزا جی بھی فرماتے ہیں کہ: "توہین انبیاء کفر ہے" (انوار الاسلام صـ۳۲) اور سنو۔

"میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث، ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے"۔ (البلاغ المبین صـ۱۹)

اب اگر ہم مرزا صاحب کے فرسودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولا ہونا ناحق ودبے جا ہے۔

عدالتی فیصلے

قسط نمبر (۱)

فیصلہ جیمس آباد پر

حضرت بنوری رحؒ کی ایک یادگار تحریر

قادیانیوں کے کافر ہونے کا فیصلہ جیمس آباد کے سول جج جناب محمد رفیق صاحب گوریجہ پی سی ایس نے ۱۳ جولائی ۱۹۶۹ء کو دیا جس پر حضرت مولانا شیخ محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ نے ماہنامہ بینات شعبان ۱۳۹۰ھ کے بصائر و عبر کے عنوان کے تحت تبصرہ فرمایا۔ جو درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید میں بہت سی جگہ عقیدۂ آخرت کے اثبات کے لئے یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ اگر اس کائنات کی تخلیق کا منشا صرف یہی ہوتا کہ اس دنیا کا نقشہ وجود میں آجائے اور اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو تو یہ محض ایک فعل عبث اور کھیل تماشا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات قدسی صفات کھیل تماشے سے بلند و بالا اور عبث و لایعنی سے پاک و منزہ ہے۔ افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لاترجعون یہ کارخانہ عالم بے نتیجہ و بے مقصد نہیں بلکہ ذریعہ و وسیلہ ہے ایک بڑے مقصد کا، یہ عبوری، عارضی اور امتحانی و ابتلائی زندگی خود مقصد نہیں بلکہ یہ تمہید ہے آخرت کی جہاں کی زندگی ابدالآبادی زندگی ہوگی۔ سورہ فاتحہ سے سورہ ناس تک بے شمار مقامات میں محیر العقول معجزانہ اسلوب اور عجیب اثر انداز میں یہ حقیقت بار بار ذہن نشین کرائی گئی ہے۔ سورۂ فاتحہ میں، جسے ایک مسلمان کم از کم ۳۲ مرتبہ روزانہ پڑھتا یا سنتا ہے۔ حق تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمت عامہ کے فوراً بعد یوم الدین کی مالکیت اور بادشاہی کا اعلان کیا گیا ہے تاکہ ہر لحظہ یہ عقیدہ پیش نظر رہے کہ دنیا خود مقصد نہیں اصل منزل مقصود آخرت اور صرف آخرت ہے۔

ٹھیک اسی طرح یہ سمجھنا چاہئے کہ مملکت خداداد پاکستان جسے ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک کی طویل اور صبر آزما جنگ آزادی کے بعد حاصل کیا گیا جس کے لئے جان و مال اور عزت و آبرو کی بے مثال قربانیاں دی گئیں جس کی خاطر لاکھوں خاندانوں کو ترک وطن کی وہ صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ شرمندہ ہے اور جس کو خدا اور رسول کے مقدس نام پر اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا واسطہ دے کر حاصل کیا گیا۔ اگر اس کا مقصد صرف اتنا ہی تھا کہ آزادی مل جائے، کافروں کی جگہ بڑے بڑے مسلمان سرمایہ دار وجود میں آجائیں۔ بڑے بڑے کارخانے ہوں۔ فلک بوس عمارتیں اور خوشنما بلڈنگیں ہوں۔ فراخ سڑکیں اور عمدہ کاریں ہوں۔ سینما اور تھیٹر ہوں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن ہوں۔ شاندار ہوٹل اور کلب گھر ہوں، رقص اور سرود کی محفلیں، مخلوط دعوتیں اور حیا سوز مناظر ہوں، سود اور رشوت کا بازار گرم ہو۔ ظلم اور ناانصافی کا دور دورہ ہو لاقانونیت کی فضا ہو، نہ خدا کا خوف ہو، نہ قانون کا ڈر، نہ حاکم کو احساس فرض ہو نہ محکوم کو، نہ کسی کی جان محفوظ ہو نہ مال، نہ پولیس اپنے فرائض کی پرواہ کرے نہ عدالت سے دادخواہی غریب آدمی کے لئے ممکن ہو۔ ایک طرف کارخانوں پر کارخانے کھلتے جائیں۔ اور دوسری طرف ملک کا نادار طبقہ نان جویں کا محتاج ہو۔ الحاد و دہریت کی کھلی چھٹی ہو۔ کوئی کسی کے ایمان پر ڈاکہ ڈالے، ایمانی عقائد پر حملہ کرے، اخلاق کو تباہ کرے، معاشرہ کو متعفن

عدالتی فیصلے

کرے مگر قانون اسے روکنے میں کامیاب نہ ہو۔ الغرض یہاں جو کچھ ہو رہا ہے اگر یہ ملک اسی کے لئے بنا تھا، آزادی اسی کے لئے حاصل کی گئی تھی، خدا اور رسول کے مقدس نام کا استعمال انہی "مقاصد" کے لئے ہوا تھا۔ پاکستان کی تفسیر کلمہ طیبہ سے اسی کے لئے کی گئی تھی۔ تو ہم نے خود اپنے اوپر کتنا بڑا ظلم کیا اور بھری دنیا کو کتنا بڑا دھوکہ دیا۔ یہ سارے کام تو امریکہ و یورپ اور بے دین ممالک میں بھی بڑے وسیع پیمانے پر انجام دئے جا رہے تھے۔

الغرض حق تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اگر تخلیق دنیا کا منشا آخرت نہ

مسلمانوں نما بنا ہے۔ حکومت کا سرکاری مذہب اسلام ہے مگر نہ اسلامی دستور ہے نہ اسلامی قانون، قوم بار بار مارشل لاء کے سائے میں زندگی گذارنے پر مجبور ہے۔

اس سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ اس اسلامی ملک میں کوئی "اسلامی حکومت" آج تک مسلم اور غیر مسلم کے درمیان سرکاری طور پر کوئی حد فاصل قائم نہیں کر سکی۔ گذشتہ دور حکومت میں یہ سستا اصول بنا لیا گیا تھا کہ جو شخص بھی اسلام کا ادعا کرے وہ مسلمان ہے

> **افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ملک اسلامی میں کوئی اسلامی حکومت آج تک مسلم اور غیر مسلم کے درمیان سرکاری طور پر کوئی حد فاصل قائم نہیں کر سکی۔**

ہو۔ روز جزاء میں میزان عدل قائم نہ ہو۔ جزاء و سزا کا دفتر نہ کھلے مجرمین کو سزا اور صالحین کو جنت نہ ملے تو عالم کا نقشہ بے کار ہے محض کھیل اور تماشہ ہے اسی طرح اگر پاکستان کا مقصد اسلامی حکومت، اسلامی دستور اور اسلامی قانون نہ ہو تو یہ تمام نقشہ بے کار ہے اور کھیل تماشے سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

پاکستان کی تاسیس کا مقصد یہ تھا کہ اس ملک میں اسلام کا قانون رائج ہو ایک صالح معاشرے کی تشکیل ہو۔ فواحش و منکرات کا قلع قمع کیا جائے۔ بے حیائی اور عریانی کا جو سیلاب خدا فراموش ملکوں میں آ رہا ہے اس سے محفوظ رہا جائے۔ ظلم و عدوان کو مٹایا جائے۔ اسلام کے عدل و انصاف کے سائے میں ہر شخص اطمینان و سکون کی زندگی بسر کر سکے اور قوم کے نادار افراد کی دستگیری کی جائے۔ کس قدر حیرت و افسوس کا مقام ہے کہ تیس سال کے طویل عرصہ کے بعد ہم اسلامی قانون کے سایہ رحمت سے محروم ہیں۔ ملک اسلام اور مسلمانوں کا ہے۔ حکومت

ایک شخص حکومت کے سرکاری مذہب سے بغاوت کر کے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرے ارشادات نبوت کو جھٹلائے، الحاد و تحریف کے ذریعے دین کی ساری جڑوں کو کھوکھلا کر دے، مرزائی بنے، پرویزی بنے، ملحد بنے، نماز روزہ کا مذاق اڑائے، انبیاء کرام کی توہین کرے مگر یہاں اس کے "اسلام" پر کوئی آنچ نہیں آتی اور وہ جوں کا توں مسلمان رہتا ہے اس سے بڑھ کر ستم ظریفی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک مسلمان ملک میں اسلام کے حقوق محفوظ نہ ہوں۔ تاہم اس پر آشوب اور تاریک فضا میں بھی روشنی کی کرن کبھی کبھار پھوٹ نکلتی ہے۔ مرزائی امت کی شرعی اور قانونی حیثیت کیا ہے؟ اس نکتہ پر سابق ریاست بہاولپور کے جج جناب محمد اکبر صاحب کا تاریخی فیصلہ ایک مسلمان جج کے ایمان کا شاہکار تھا۔

(جاری ہے)

جنوبی افریقہ سے مولانا عبدالرحیم اشعر کی واپسی

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر جنوبی افریقہ کے کامیاب دورہ سے وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ وہ جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن لاہوری قادیانیوں کی طرف سے دائر کردہ مقدمے میں مسلمانوں کی مدد کے جانے والے وفد کے ایک رکن تھے انہوں نے نیروبی کا بھی دورہ کیا اور اس کے علاوہ جوہانسبرگ کے مشہور مدرسہ دارالعلوم واٹرفال بھی تشریف لے گئے جہاں پانچ دن قیام کیا اور وہاں کے طلباء اور علماء کو ختم نبوت اور "ردِ مرزائیت" کے موضوع پر کئی ایک درس دیئے اور تربیت دی مولانا موصوف کے دورے سے متعلق تفصیلات آئندہ کسی اشاعت میں انشاءاللہ شائع کریں گے۔

اعتذار

بعض مصروفیات کے باعث شمارہ ۱۸ اور شمارہ ۱۹ اکٹھا شائع کیا جا رہا ہے جس کے لئے ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں

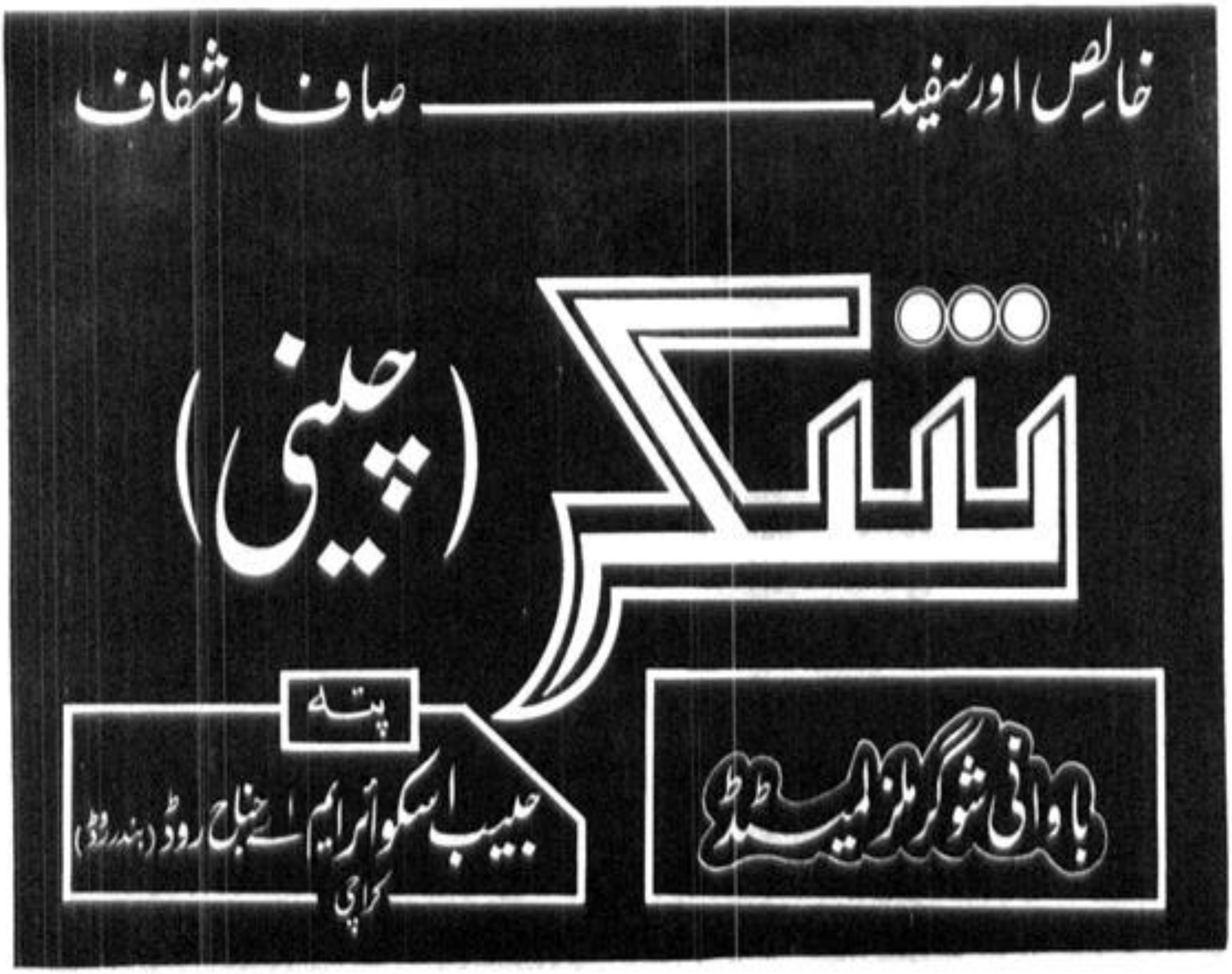

افادات عارفی

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

فرمایا:۔ صوفیاء نے پاس انفاس کے کچھ اور معنی لئے ہیں لیکن ہمارے حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

پاس انفاس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی زندگی کے ہر ہر لمحے کا جائزہ لو کہ تمہارے نفس کہاں صرف ہو رہے ہیں۔ تمہاری زندگیاں کہاں صرف ہو رہی ہیں۔ محل میں یا غیر محل میں۔ جس شخص نے ایمان لاکر اپنی زندگی کا جائزہ لے کر اس کے رُخ کو صحیح کر لیا اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اتنا بڑا انعام رکھا ہے کہ عالم امکان میں اس سے بڑھ کر کوئی انعام (مخلوق کے لئے) نہیں ہو سکتا اپنی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے ظاہر و باطن کو بناتے جایئے اور اگر کہیں لغزش ہو جائے تو گھبرایئے نہیں۔ اہل ایمان ہی کے لئے لغزشیں رکھی گئی ہیں۔ اور یہ انہی کا حق ہے (یہ اس لئے رکھی گئی ہیں تاکہ ان کے درجات بلند ہوں) اگر لغزشیں نہ ہوتیں اور نفس و مجبور کے داعیے نہ ہوتے تو انسان کیسے عبد کامل بنتا۔ اور عبدیت پیدا ہوتی ہے۔ شکستگی، مجبوری، لاچاری اور ندامت سے اور یہ ندامتیں صرف اسی وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب انسان سے غلطی سرزد ہو جائے۔ اور پھر جب مالک کی حکم عدولی کا احساس ہو جائے گا تب اس کو بے حد ندامت اور شرمندگی ہوگی اس سے اس کو عبدیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔

فرمایا:۔ متقی بننا اچھی بات ہے اس کی تمنا رکھو۔ لیکن خبرداریوں نہ سمجھنا کہ کبھی تم متقی بن بھی جاؤ گے۔ متقی ہو جانے کا احساس کبھی نہ ہونے پائے۔ تقویٰ پیدا کرنے کے طریقے اختیار کرتے رہو۔ تقویٰ پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کرنے سے، جتنا عجز و نیاز بڑھتا چلا جائے گا، جتنی شکستگی بڑھتی چلی جائے گی، جتنی ندامت قلب بڑھتی چلی جائیگی۔ اتنا ہی تقویٰ بڑھتا چلا جائے گا۔ تقویٰ سے ایمان میں ترقی ہوتی رہے گی۔ اور انعامات الٰہیہ کے شکر ادا کرنے سے معرفت و محبت خداوندی میں ترقی ہوتی رہے گی۔ یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔

فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے استحضار کرنے سے معرفت خداوندی حاصل ہوتی ہے اور ندامت قلب سے عبدیت پیدا ہوتی ہے نہ اس کی انتہا ہے نہ اس کی انتہا ہے۔ یہی بات عالم امکان میں سب سے بڑے عارف کہتے ہیں۔ ما عرفناک حق معرفتک، ما عبدناک حق عبادتک۔ الالیعبدون کے معنی الالیعرفون کے ہیں۔ عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ آپ کی معرفت حاصل ہو جائے کیونکہ (عبادت سے) جو بندہ مخصوص ہو جاتا تو پھر اس کو اللہ تعالےٰ انعامات سے نوازتے ہیں اور اپنی معرفت کے دروازے اس پر کھول دیتے ہیں

فرمایا:۔ قابل اعتبار چیز ایمان ہے اس کی ناقدری ہرگز نہیں کرنی چاہیئے ہر حال میں ایمان ہمارا محافظ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایمان عطا فرمایا ہے تو وہ اپنے ناچیز بندے کے حالات سے بھی خوب واقف ہے ایمان کی دولت بہت بڑی دولت ہے یہ ہر آن انسان کی ضرور مدد کرتا رہتا ہے خصوصاً جب بندہ بالکل عاجز ہوتا ہے اور اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اس وقت ساری ایمانی قوتیں عود کر آتی ہیں۔ اسوقت حضرت تھانوی کا ایک ملفوظ یاد آگیا۔ ایک شخص نے حضرت والا کو لکھا کہ میں آپ سے وابستہ ہوں مدتیں گذر گئیں آپ سے اپنی کوئی اصلاح نہ لے سکا اور مجھے شرم محسوس ہوتی ہے کہ آپ سے نسبت رکھتے ہوئے بھی کوئی حق ادا نہیں کر پاتا۔ رات دن دنیا کے کاموں میں مشغول رہتا ہوں۔ میرے پیش نظر میری اولاد اور عزیز و اقارب ہیں۔ انہی کے لئے کماتا ہوں اور انہی پر صرف کرتا ہوں۔ دعائیں بھی مانگتا ہوں تو صرف انہی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مجھ میں توکل بالکل نہیں۔ اگر اسی حالت میں میرا خاتمہ ہو گیا تو خسر الدنیا والآخرۃ۔ قبر میں دنیا کی محبت لے کر اپنے ساتھ جاؤں گا۔ میرے پاس سرمایۂ آخرت نہیں ہے للہ میری رہنمائی فرما دیجئے۔

حضرت تھانوی نے جواب دیا کہ تم نے جو لکھا ہے کہ مجھے توکل حاصل نہیں ہے تم دعا مانگتے ہو یہ اللہ تعالیٰ سے تمہارا مانگنا خود توکل ہے

(جاری ہے)

ذو النورین

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتبہ: منظور احمد الحسینی

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے والد عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس اور والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف آپ کا نسب پانچویں پشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپؓ کی والدہ اروی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ام حکیم بیضا خواجہ عبد المطلب کی صاحبزادی ہیں۔ یہ وہی ام حکیم ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کے ساتھ توام پیدا ہوئیں۔

آپ کا شجرۂ نسب حسب ذیل ہے۔

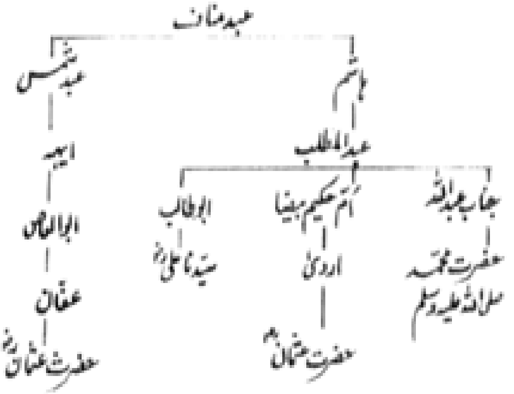

اس شجرۂ نسب سے واضح ہے کہ حضرت عثمانؓ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰؓ کے یک جدی اور قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپؓ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمرو ہے۔ ذو النورین لقب اور امیر المومنین خطاب تھا۔ آپؓ کی ولادت واقعہ فیل کے چھ برس بعد ہوئی۔

شخصیت

آپؓ عشرہ مبشرہ کے نامور رکن، تیسرے خلیفۂ راشد اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوستوں میں سے ہیں

اسلام قبول کرنا

آپؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رہنمائی سے مشرف باسلام ہوئے اور قبولیت اسلام میں چوتھے مسلمان ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عثمانؓ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپؐ نے حضرت عثمانؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عثمان! اللہ تعالیٰ جنت کی دعوت دیتا ہے تو تم اللہ کی دعوت کو قبول کرو اور میں اللہ کا رسول ہوں جو تیری طرف اور تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں۔ "خدا کی قسم! آپ کا کلام سنتے ہی میں فوراً بے اختیار اور بے خود ہو کر اسلام لے آیا اور یہ کلمات زبان پر جاری ہو گئے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ۔"

نکاح

حضرت عثمانؓ کے کمال ایمان، محبت، خلوص اور قریبی رشتہ داری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاں آپؓ کے نکاح میں دے دیں۔ اسی وجہ سے آپؓ کو ذی النورین کہا جاتا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی و حضرت عثمانؓ کی دوسری اہلیہ محترمہ حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہوا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر میری اور بیٹی ہوتی تو عثمان غنیؓ کو دیتا۔ نیز اسی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت عثمانؓ کا نکاح کر دو۔ اگر اب میری تیسری بیٹی ہوتی تو ضرور حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ اور یہ نکاح میں نے وحی الٰہی کے ذریعے کئے تھے۔ (زنبری عشرہ) نیز سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو یکے بعد دیگرے ایک ایک کر کے عثمانؓ کے نکاح میں دیئے جاتا۔ (اسد الغابہ صفحہ ۳۷۶)

شمائل و اخلاق

آپؓ میانہ قد اور خوبصورت تھے۔ داڑھی کے بال گھنے تھے۔ رنگ میں سرخی بہت جھلکتی تھی۔ سر کے بال گھنگریالے اور لمبے تھے۔ سینہ کشادہ تھا دونوں میں بہت فاصلہ تھا۔ پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں۔ اخیر عمر میں زرد خضاب بالوں میں لگاتے تھے اور دانتوں کو سونے کے تار سے بندھوایا تھا۔

آپ منکسر المزاج، متواضع، زاہد، صابر، نرم خو، مستقل مزاج اور سخاوت میں مشہور تھے اپنا کام خود کیا کرتے تھے۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ آپ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ اور قوی الحفظ اور طہارت و پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آنا رسب ملازم بہت فرماتے اور صلہ رحمی میں اپنے ہمعصروں سے ممتاز تھے تلاوت قرآن پاک کثرت سے کرتے۔ کثرت سجود سے پیشانی

پر نشان پڑ گئے تھے۔

حالات

دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی، تیسری مرتبہ حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے بعد خلافت کے لئے منتخب کئے گئے اور بارہ دن کم بارہ سال مسند خلافت کو رونق بخشنے کے بعد ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو بڑی مظلومیت کے ساتھ باغیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے، اور مقام حش کوکب میں دفن کئے گئے۔ ایک مدت تک وحی کی کتابت آپؓ کے سپرد رہی۔ کتابت وحی کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کے نجی خطوط لکھنا بھی آپؓ سے متعلق تھا۔ ہجرت کے بعد جب غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو بدر سے لیکر تبوک تک آپ تمام غزوات میں شریک رہے۔ جنگ خیبر میں آپؓ کو رسول اللہؐ نے ایک کیمپ کا افسر مقرر کیا تھا۔ اس جنگ میں آپ کا خاص فریضہ یہ بھی تھا کہ یہود اور بنی غطفان کے لشکروں کو باہم ملنے نہ دیں۔ اس تدبیر کی وجہ سے مسلمان یہود و بنو غطفان کی مشترکہ کارروائی سے محفوظ رہے۔

آپ کی خدمات وخصوصیت

سیدنا عثمانؓ کی خلافت میں فتوحات بہت وسعت سے ہوئیں، چنانچہ مشرق میں خراسان، ماوراء النہر، ترکستان، سندھ اور کابل، مغرب میں اسکندریہ، مراکش، تونس، طرابلس سلطنت اسلامیہ میں داخل ہوئے۔ مسلمانوں میں بحری لڑائی سب سے پہلے حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں شروع ہوئی۔ اس معرکہ میں ہرقل کا بحری بیڑہ تباہ ہوا، اور اسلامی پرچم بہت سے جزائر پر لہرانے لگا۔ سب سے پہلے آپ ہی نے لوگوں کی جاگیریں مقرر کیں، جانوروں کیلئے چراگاہیں چھوڑیں، تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر متفق کیا، جمعہ میں اذان اوّل کا اضافہ کیا، موذنین کے وظیفے مقرر کئے۔

سیدنا عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو امت مسلمہ میں سے کسی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ دنیا میں صرف آپ ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ کے نکاح میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں۔

حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی طرف سے منصب سفارت پر مقرر کر کے مکہ بھیجا، کفار مکہ نے وہاں آپ کو روک لیا، دیر ہونے پر آپؐ کو فکر لاحق ہوئی اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ کو بہت صدمہ ہوا اور یہ فرمایا کہ جب تک میں کفار سے بدلہ نہ لے لوں گا یہاں سے حرکت نہ کروں گا اور وہیں ببول کے درخت کے نیچے بیعت لی یہ بیعت موت پر تھی کہ جب تک جان میں جان ہے کافروں سے جہاد و قتال کریں گے مر جائیں گے مگر بھاگیں گے نہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت سے فارغ ہوئے تو بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ کر یہ فرمایا کہ یہ بیعت عثمانؓ کی جانب سے ہے۔" (بخاری) داہنا آپ کی طرف سے اور بایاں ہاتھ حضرت عثمانؓ کی جانب سے تھا۔ حضرت عثمانؓ اس واقعہ کو ذکر کر کے فرمایا کرتے تھے کہ میری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ سے کہیں بہتر تھا (زرقانی) نیز اپنی مبارک ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بواسطہ لغت حجاز پر دائمی طور پر جمع فرما دیا جس کے باعث آپؓ کو جامع قرآن کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔

جہاد بالمال میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سب صحابہؓ سے پیش پیش رہتے تھے۔ مدینہ میں رومہ نامی ایک ہی میٹھے پانی کا کنواں تھا، جو یہودی کے قبضہ میں تھا، وہ بھاری قیمت وصول کر کے پانی دیتا تھا مسلمانوں کو سخت تکلیف تھی۔ آپؓ نے ۳۰ ہزار درہم میں خرید کر کے مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ مسجد نبوی چھوٹی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد نبوی کے قریب والی جگہ خرید کر دے اس کو جنت ملے گی۔ تو حضرت عثمانؓ نے بیس یا پچیس ہزار درہم میں وہ زمین خرید کر کے مسجد اقدس میں شامل کر دی۔ ایک دفعہ سیدنا عثمان غنیؓ کو معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک میں ۴ دن سے فاقہ ہے تو آپؓ نے آٹا گندم، جو، چاولوں کے کئی بورے، سالم بکری کا گوشت تین سو درہم اور اس کے علاوہ اس پکا ہوا کھانا بہت سی روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیج کر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائیں لیں۔

غزوۂ تبوک میں ایک ہزار اونٹ، ۷۰ گھوڑے مع ساز و سامان کے دیئے تھے، نقد چند ہزار درہم و دینار پر مشتمل تھا وہ علیحدہ دیا۔ آپ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب سے حضرت عثمانؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اپنا دایاں ہاتھ کبھی شرمگاہ کو نہیں لگایا۔

چند احادیث حضرت عثمانؓ کے فضائل میں

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ (مسلم)

۲۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نبی کے کچھ رفیق ہوتے ہیں اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے۔ (ترمذی)

۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار آستین میں لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے جبکہ غزوۂ تبوک کی تیاری کی جا رہی تھی۔ پس ان اشرفیوں کو آپ کی گود میں بکھیر دیا۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ان اشرفیوں کو الٹ پلٹ کرتے اور فرماتے جاتے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کیسا ہی کام کرے ان کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ دو مرتبہ یہی فرمایا (مسند احمد)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر جنازہ پڑھیں، لیکن آپؐ نے انکار کر دیا۔ آپؐ کی خدمت عرض کیا گیا کہ آپ نے اس سے پہلے کسی کا جنازہ ترک نہیں فرمایا، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ چونکہ یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مبغوض ہے۔ (ترمذی)

باقی ص ۱۲ پر

روداد ختم نبوت کانفرنس ربوہ

مرتبہ منظور احمد الحسینی

قسط نمبر ۲

۱۴ ستمبر کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد مولانا منظور احمد صاحب حجازی نے فدایانِ ختم نبوت کو چند ہدایات فرمائیں جو درج ذیل ہیں۔

فرمایا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ختمی مرتبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پرچم بلند کرنے یہاں جمع فرمایا ہے۔ یہ ہماری آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس پہلی مرتبہ ربوہ میں منعقد کی جا رہی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے اور اسے کو آنیوالوں کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ میں تقریر کرنے کے لئے نہیں حاضر ہوا بلکہ آپ کے سامنے چند باتیں اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر عرض کرنی ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ انگریز کے زمانے میں دیوبند کے شیخ الحدیث محدث کبیر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ نفل حج کے سفر کے لئے تیاری کر کے جب بمبئی پہنچے تو آپ کو ایک خط ملا وہ خط بہاولپور سے مولانا محمد صادق صاحبؒ نے بھیجا تھا۔ پہلے وہ خط دیوبند بھیجا۔ وہاں سے انہیں بمبئی ارسال کیا گیا تھا۔ اس میں یہ لکھا گیا تھا کہ بہاولپور میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان ایک مقدمہ ہے۔ والی ریاست نے اس سلسلے میں ایک جج کو کارروائی کے لئے مقرر کیا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے جو گواہ رکھے گئے ہیں ان میں اول میں نام آنجناب کا ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں جب میں نے خط پڑھا تو میرے ذہن میں دو باتیں آئیں کہ حج کے لئے چلا جاؤں یا مقدمہ کی پیروی کے لئے بہاولپور پہنچوں۔ ایک طرف کعبہ کی نمازیں، وہاں کی تلاوت، وہاں کا طواف، اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کا منظر سامنے تھا۔ دوسری طرف تحفظ ختم نبوت کا مسئلہ۔ معاً دل میں خیال آیا کہ کل روز قیامت جب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیشی ہوگی اگر آپ نے پوچھ لیا کہ انور شاہ ایک مرتبہ دنیا میں میری ختم نبوت کی وکالت کا مسئلہ بھی درپیش ہوا تھا۔ تو نے اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کیا تھا۔ شاہ صاحب واپس دیوبند پہنچے، وہاں سے بہاولپور تشریف لائے، وہاں کیس کی سماعت شروع ہوئی آپ نے اپنے آپ کو گواہ کے طور پر پیش کرتے ہوئے ایک بے مثل بیان عدالت میں دیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ جب آپ واپس دیوبند جانے لگے تو مولانا صادق صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جانے کی پیشکش کی اور کرایہ پیش کیا آپ نے لینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ حوض کوثر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے دلائیں گے۔ اسی طرح پیشیوں کا سلسلہ جاری رہا۔

جب فیصلہ کی تاریخ مقرر ہوئی تو آپ نے دیوبند جاتے ہوئے دو باتیں فرمائیں۔ ایک مولانا محمد صادق صاحب سے کہی وہ یہ کہ میں جا رہا ہوں جب اگلی پیشی ہوگی اور فیصلہ سنایا جائے گا میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ میں دنیا سے رخصت ہو چکا ہوں گا۔ آپ یہ فیصلہ میری قبر پر آکر سنا دینا۔ دوسری بات جلال الدین شمس قادیانی مبلغ کو کہی کہ اگر تمہیں باذن اللہ مرزا کی کیفیت دکھلا دی جائے کہ وہ جہنم کا ایندھن بنا ہوا ہے تو کیا اسلام قبول کرو گے؟ اور آپ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کرو گے؟

قادیانی مبلغ نے کہا میں یہ سمجھوں گا کہ تم نے مجھ پر جادو کر دیا ہے۔

ایک مرتبہ قادیان میں کانفرنس ہوئی مفتی محمد شفیعؒ حضرت کشمیریؒ کو تہجد کی نماز کے لئے وضو کرا رہے تھے تو آپ حضرت کشمیریؒ نے فرمایا کہ مفتی صاحب ہم تو امت کے فروعی اختلافات ادنیٰ اور غیر اولیٰ میں پڑے رہے۔ اور کام کرنے کا یہ تھا کہ ہم ان سارقین ختم نبوت کی تردید کرتے۔ اسی طرح آپ نے اپنی مرض الوفات میں تمام متعلقین شاگردوں اور دوستوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہو تو ختم نبوت کی حفاظت اور مرزائیت کی تردید کے لئے بھرپور کردار ادا کرو۔

پہلے انفرادی طور پر اس رد قادیانیت کے سلسلے میں کام کیا جاتا رہا پھر اجتماعی طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے شروع کر دیا جو آپ سب کے سامنے اظہر من الشمس ہے۔ مولانا منظور احمد شاہ صاحب نے زور دیتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات کی یہاں تشریف آوری کے تین مقاصد ہیں جو آپ سب سامنے رکھیں۔

(۱) رضائے خداوندی کا حصول۔

(۲) آں حضرت ﷺ کی شفاعت کا حصول۔

(۳) قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینا۔

ہم قادیانیوں کے سامنے اپنے اخلاق اور عمدہ کردار کو پیش کریں۔ ان کے سامنے دلائل لائی جائیں جن کا ان کو جواب نہیں آتا۔ تاکہ وہ ان کو سن کر سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر اس طرح ہم اپنے کردار کو ادا کریں گے تو تمام ربوہ ہی مسلمان ہو جائے گا ان شاء اللہ اور قادیانیت کا نام لیوا بھی کوئی نہیں رہے گا۔

تیسری بات میں نے قادیانیوں سے کہنی ہے کہ شاید تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم تم سے لڑنے کے لئے آئے ہیں یہ تمہیں سراسر غلط فہمی ہے۔ ہم بے شک اصول پرست اور امن ...

ہو سکتا ہے بہ یہ بتانا ہمارے نزدیک تبلیغی و مذہبی ہے۔ اس لئے نہیں ہم قبیں اسلام کی دعوت دیتے گئے ہیں ہماری تاریخ گواہ ہے ہم چھ سال سے یہاں مقیم ہیں۔ ہمارا یہاں جمعہ ہوتا ہے عیدین کی نمازیں ہوتی ہیں کبھی ہم نے ایسی بات نہیں کہی جو امن و امان کے خلاف ہو۔ آخر میں تمام آنے والے حضرات کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ کا آنا بہت ہی مبارک ہے۔ میں تمام مہمانان عظیم کو اپنی اور اپنی مجلس کی طرف سے خراج تحسین و ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

وما علینا الا البلاغ

کانفرنس کا پہلا اجلاس اور اس کی قرارداد ریورٹ

پہلا اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا ... کی۔ جناب ... مصری نے کی تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا احمد یار چاریاری نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رب العالمین ہوں۔ میرا گھر خانہ کعبہ ھدیٰ للعالمین ہے۔ میرا کلام ذکر للعالمین (قرآن مجید) ہے اور میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں جس طرح مجھ (خدا) کے سوا کوئی دوسرا ظلی بروزی خدا نہیں میرے گھر (کعبہ شریف) کے بعد کوئی دوسرا ظلی بروزی گھر کعبہ نہیں۔ قرآن مجید میری طرف سے تمام کائنات کے لوگوں کے لئے آخری نصیحت نامہ تذکرہ ہے اس کے بعد دوسری کوئی کتاب نہیں۔ اسی طرح میرے محبوب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام کائنات کے لئے جو رحمت ہیں آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی ظلی بروزی، تشریعی غیر تشریعی، نبی ہرگز نہیں آئے گا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا خدا، قرآن کے علاوہ دوسرا قرآن ماننے والا، کعبہ کے علاوہ دوسرا کعبہ ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ٹھیک اسی طرح سے ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبی ماننے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مولانا محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد ریشم گران پشاور کی تقریر کا اعلان کیا گیا۔ آپ نے تقریر پشتو زبان میں فرمائی۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ (اردو ترجمہ مولانا انوار الحق صاحب نور پشاوری نے کیا ہے)

خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت فرماتے ہوئے کہا میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں کہ آج اس سرزمین پر اپنی مادری زبان پشتو میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کر رہا ہوں۔ آپ نے زور دے کر کہا کہ میں آپ تمام حضرات کو یقین دلاتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کے تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ کے سلسلے میں مسلمانان سرحد ان شاء اللہ تمام مسلمانوں کے دوش بدوش ہوں گے۔ اور پیچھے نہیں رہیں گے۔ آپ نے کہا افسوس کہ آج چھتیس سال گزر جانے کے بعد بھی اس نظریاتی ملک میں عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی بھی حاکم وقت نے کوئی ... نہیں کیا بہت افسوس! قرآن یا اسلام، اسوۂ مطہرہ کو ... ہوتا ہے۔ لیکن علماء میدان میں وہ منظر

ہوتے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور کارکنان، تمام مسلمانان عالم کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کی جہد مسلسل اور پیہم کی وجہ سے آج ربوہ کی سرزمین پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا نعرہ گونج رہا ہے۔

آپ نے ارباب حل و عقد اور حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار آنے جانے والی چیز ہے۔ اقتدار نے کسی سے بھی وفا نہیں کی آؤ فائدہ اٹھاؤ۔ آج اس اقتدار سے دین اور محمد عربی کی ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں کوئی کام کر جاؤ اور ملک میں ہر اس زبان کو گدی سے اکھیڑ دو، ہر اس ہاتھ کو قلم کر دو جس کے ذریعے ناموس رسالت کی توہین ہوتی ہو۔ اسلامی شعائر کی حفاظت کرنا حکومت وقت کا اولین فریضہ ہے۔ قادیانی شعائر اللہ کی کھلی توہین کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہماری مساجد کے مقابلے میں نام نہاد مساجد، اذان کے مقابلے میں فضل اذان، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں عیسیٰ علیہ السلام، رسول مدنی کے مقابلے میں رسول قادیانی، صحابہؓ کے مقابلے میں صحابہ، امیر المؤمنین کے مقابلے میں امیر المؤمنین، امہات المؤمنین کے مقابلے میں امہات المؤمنین، مدینۃ المنورہ کے مقابلے میں ربوۃ المنورہ، گنبد خضراء کے مقابلے میں گنبد بیضا، حج اکبر کے مقابلے میں حج اکبر اور اسی طرح دیگر اسلامی اصطلاحات شروع سے کھلے بندوں اپنے رسائل و جرائد میں استعمال کرتے چلے آرہے ہیں ایسی خالص اسلامی اصطلاحات، قادیانیوں کے استعمال کرنے سے مسلمانوں میں انگیخت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا ارباب اقتدار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی شعائر کی حفاظت کر کے اس نظریاتی مملکت کی اسلامی حدود کی حفاظت و نگہداشت کرے۔

میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مرزائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ مجلس کے مبلغین سے ہر قسم کے شبہات دور کرائیں اور اسلام میں داخل ہوں۔ ۱۲ بجے مولانا کا خطاب مکمل ہوا۔ آپ کے بعد تلاوت قرآن پاک اور منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا۔ ٹھیک ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر مولانا قاضی اللہ یار صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا جو پونے ایک بجے تک جاری رہا۔ آپ نے فرمایا سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ السلام ہیں۔ جو آپ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ناموس تحفظ ختم نبوت کا تحفظ حکومت کے ذمہ ہے لہٰذا حکومت کو اس سلسلے میں اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیئے۔

پونے ایک بجے جناب اسٹیج سیکرٹری نے چند اعلانات کئے۔ آخر میں صدر استقبالیہ نے چند ہدایات دیں۔ آپ نے کہا آپ حضرات سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے آئے ہیں اور موسم بھی گرم ہے لیکن میں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کسی کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ آپ میرے نزدیک ... کے لئے نہیں آئے نہ آپ کسی امیر و وزیر کے لئے نہیں آئے بلکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلے میں آپ اور ان کی ناموس کے تحفظ کے لئے اٹھنے والا قدم دین و دنیا کی کامیابی کا ضامن ہوا کرتا ہے اس لئے آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے قدم

ختم نبوت

منکرات

معاشرتی خرابیوں اور برائیوں کی بنیاد

گانا بجانا اسلام کی نظر میں

مولوی عطاء الرحمٰن رحمانی یعنا نوجیل

گانا بجانا ایک انتہائی مہلک مرض ہے۔ قرآن وسنت کی نورانی تعلیمات سے جس طرح روحانی قوتیں نشو ونما پاتے ہیں نیکیوں کی طرف رغبت اور برائیوں سے نفرت بڑھتی ہے، معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے۔ اسی طرح گانے بجانے اور سرود و ساز سے انسان کے شہوانی جذبات پھلتے پھولتے ہیں، روحانی قوتیں ضعیف اور کمزور ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان ہر قسم کی برائیوں کا منبع بن جاتا ہے۔ قتل وغارت، فحاشی وعریانی فضول گوئی دریزہ سرائی اس کی صفات لازمہ بن جاتے ہیں اور جس قوم میں یہ چیز آجائے اس کا نوجوان تباہ۔ قرآن وسنت کی تعلیمات سے محروم اور مقصد زندگی سے غافل ہو جاتا ہے اس لئے اسلام نے واشگاف الفاظ میں اسکو حرام قرار دے کر اس سے احتراز کی تعلیم دی ہے اس برائی کی آہنی طور پر بیخ کنی کئے بغیر نہ تو معاشرہ کی اصلاح ہو سکتی ہے اور نہ ہم صحیح طور پر اسلامی نظام کی ضیا پاشیوں سے متمتع ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس مرض اور برائی کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ یہ نہایت ہی خطرناک اور مہلک مرض ہے۔ اسلام نے جتنی سختی اور شدت سے اس کی ممانعت فرمائی ہے آج ہم اتنی ہی برق رفتاری سے اسکو گھروں، ہوٹلوں، بسوں، اور کاروں میں عام کر رہے ہیں کتنی افسوسناک بات ہے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل مسلمانوں کے گھروں سے تلاوت قرآن کی آواز سنائی دیتی تھی اور آج ہر گھر سے ریڈیو سے گانے بجانے کی آواز آتی ہے۔ کسی وقت گانے بجانے کے فنکاروں کو ڈوم، کنجر، ڈومنی اور کنجری جیسے قابل نفرت ناموں سے یاد کیا جاتا تھا مگر آج اس نام نہاد ترقی پذیر دور میں ان کو اداکار، اداکارہ ایسے پرفریب ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ فوا اسفا۔ آئیے ہم کتاب وسنت کی روشنی میں اس برائی کا بغور جائزہ لیں اور اپنی اصلاح کے در پے ہوں۔ وہو الموافق

گانا بجانا قرآن مجید کی نظر میں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ پ ۲۱ - ع ۱۰

اور آدمیوں میں سے بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کو خریدتا پھرتا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ بے سوچ سمجھے اللہ کی راہ سے لوگوں کو گمراہ کرے اور اس راہ حق کا مذاق اڑائے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ذلت آمیز عذاب ہے۔

(ترجمہ سحبان الہند)

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلوی قدس سرہ اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں:-

"نضر بن حارث کافروں میں سے ایک شخص تھا جو پیغمبر اسلام کا سخت مخالف اور بدترین دشمن تھا وہ چاہتا تھا کہ قرآن کی طرف لوگ متوجہ نہ ہوں، وہ تجارت کی غرض سے فارس جاتا اور وہاں سے رستم اور اسفندیار کے قصے خرید لاتا، اور مکہ میں لوگوں کو جمع کر کے سناتا، تاکہ قرآن سننے اور اسلام قبول کرنے سے لوگ باز رہیں۔ لوگوں سے کہتا کہ یہ پیغمبر تم کو عاد اور ثمود کے قصے سناتا ہے میں تم کو ایران کی مشہور لڑائیوں اور مشہور پہلوانوں کے قصے سناتا ہوں۔ تم ہی بتاؤ دونوں قسم کے قصوں میں دلچسپی کون سے قصوں میں ہے ایک دفعہ ایک گانے والی لونڈی خرید لایا جسکو دیکھتا کہ اسلام کی طرف مائل ہے اسکو گھر لا کر کھانا کھلاتا۔ اور گانا سنوا کر قرآن سے مقابلہ کرتا کہ بتاؤ تفریح اور دل لگی کس میں ہے؟ مقصد اس کا یہ تھا کہ لوگ لغو مشغلوں میں الجھ جائیں اور قرآنی ہدایت سے متنفر ہو جائیں یہ آیت اسی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ لهو الحدیث انہی باتوں کو فرمایا جو لوگوں کو مشغول کر دے اور صحیح چیز سے غافل کر دے۔ علماء فرماتے ہیں:- کل ما شغل عن عبادۃ الله و ذکرہ من السمر و الاضاحیک و الخرافات و الغناء ونحوها فهو لهو۔ (یعنی جو چیز بھی اللہ کی عبادت اور اس کی یاد سے غافل کرے، خواہ وہ کہانیاں ہوں یا اور ہنسنے ہنسانے کی باتیں اور خرافات ہوں گانا اور راگ ہو سب لہو ہے۔

حضرت سحبان الہند کی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ گانے بجانے کا شغل شرعی

ختم نبوت

منکرنے قرآن مجید اور تعلیم نبوی سے دور رکھنے کیلئے استعمال کیا، ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم قرآن وسنت کی تعلیمات سے روگردانی کر کے مشرکین مکہ کا فعل اپنا رہے ہیں اور ہمیں خوف کرنا چاہئے کہ کہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد (والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم او کما قال ترمذی ص۵۰) یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم البتہ ضرور گذشتہ گمراہ لوگوں کا راستہ اختیار کرو گے) کا مصداق تو نہیں بن رہے؟ افسوس کہ آج بازاروں میں گانے بجانے کے کیسٹ برسرعام فروخت ہوتے ہیں. اور مسلمان ان کو خرید کر من یشتری لھو الحدیث کا مصداق بن رہا ہے اور آخرت میں ذلت کے عذاب کی وعید اپنے سر لے رہا ہے، اب دوسری آیت ملاحظہ ہو۔

والذین لا یشھدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما (پ۱۹ - ع۴)

رحمان کے بندے وہ لوگ ہیں جو جھوٹے کام میں شامل نہیں ہوتے اور جب وہ اتفاقاً کبھی بیہودہ مجالس پر سے گذرتے ہیں تو سنجیدگی کے ساتھ بزرگانہ انداز سے گذر جاتے ہیں۔ (ترجمہ سحبان الہندؒ)

یہ وصف باری تعالیٰ جل مجدہٗ نے ان خوش نصیب لوگوں کی ذکر فرمائی ہے جن کو اللہ پاک نے عباد الرحمٰن کا نام دیا ہے، اس آیت میں زور کے لفظ سے مراد حضرت مجاہد، محمد بن حنفیہ، امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک گانے بجانے کی محفلیں ہیں، عمرو بن قیس نے فرمایا کہ بے حیائی اور ناچ رنگ کی محفلیں مراد ہیں۔
(معارف القرآن ج ۶ ص۵۱۹ وج۶ ص۴۹۵)

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی زبان میں رحمٰن کا بندہ وہ ہے جو گانے بجانے کی مجالس منعقد کرنا تو در کنار اگر ایسی مجالس سے گذرنے کا واسطہ پڑ جائے تو جلدی جلدی اس مجلس سے گذر کر اپنی روگردانی اور اعراض کا ثبوت دے۔

۲۔ گانا بجانا احادیثِ نبویہ کی نظر میں

۱۔ عن ابی عامر الاشعری رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف۔ (تجرید البخاری ص۹۱)

یعنی حضرت ابو عامر اشعری سے مروی ہے کہ انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے، جو زنا کرنے، ریشم پہننے شراب پینے اور باجے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جس طرح زنا کرنا، ریشم پہننا، شراب پینا مسلمان کیلئے حرام ہے اسی طرح آلاتِ لہو یعنی باجہ، طنبورہ، طبلہ، سارنگی وغیرہ کا سننا اور بجانا بھی حرام ہے۔

۲۔ عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ھذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذلک؟ قال اذا ظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور (ترمذی ص۴۴ ج۲)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے لوگ زمین میں غرق ہوں گے اور ان کی صورتیں مسخ ہوں گی اور پتھروں کی بارش ہوگی تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ عذاب کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں اور آلاتِ لہو (باجہ وغیرہ) ظاہر ہوں گے اور شراب پی جائے گی۔

۳۔ عن نافع قال سمع ابن عمر مزمارا قال فوضع اصبعیہ علی اذنیہ ونأی عن الطریق وقال لی یا نافع ھل تسمع شیئا قال فقلت لا قال فرفع اصبعیہ من اذنیہ وقال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع مثل ھذا فصنع مثل ھذا۔
(ابو داؤد ص۳۱۶ ج۲)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز کو سنا تو اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں دے دیں اور راستے سے دور ہٹ گئے، اور فرمایا اے نافع! آیا کچھ اب بھی سنتا ہے، میں نے کہا نہیں، پھر کانوں سے انگلیاں نکالیں، اور فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، پس اس طرح آپ نے آواز سنی اور ایسا ہی کیا۔

اس حدیث کے تحت حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہی حاشیہ ابوداؤد میں رقمطراز ہیں:۔

وعن ابی ھریرۃ ان النبی علیہ السلام قال استماع الملاھی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والتلذذ بھا کفر وعن علی رضی اللہ عنہ ان النبی علیہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا گانا بجانا سننا اللہ کی نافرمانی ہے اور ایسی مجلس میں بیٹھنا گناہ ہے۔ اور گانا سن کر لذت حاصل کرنا کفر ہے، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی

السلام قال بعثت بکسر المزامیر وقال علیہ السلام کسب المغنی والمغنیۃ حرام وفی الباب احادیث کثیرۃ تدل علی حرمۃ الغناء بالمزامیر (حاشیہ ابوداؤد)

علیہ السلام نے فرمایا میں آلات لہو رباجہ طنبورہ وغیرہ) توڑنے کیلئے بھیجا گیا ہوں اور آپ نے فرمایا گانے والے اور گانے والی کی کمائی حرام ہے اور ایسی بہت سی احادیث ہیں جو گانے بجانے کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۔ گانا بجانا علماء اُمت کی نظر میں

گانے بجانے کے متعلق قرآن وسنت کے دلائل ملاحظہ کرنے کے بعد اب علمائے اُمت کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے۔

فتاویٰ تاتارخانیہ سے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:۔

اعلم ان التغنی حرام فی جمیع الادیان (روح المعانی صفحہ ۶۹ ج ۱۱)

گانا بجانا ہر دین میں حرام رہا ہے۔

امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی، امام شعبی رحمۃ اللہ تمام علمائے کوفہ، تمام علمائے بصرہ کے نزدیک گانا بجانا بالاتفاق حرام ہے۔

ان الامام اباحنیفۃ یکرہ الغناء ویجعلہ من الذنوب وکذالک مذہب اھل الکوفۃ سفیان وحماد وابراھیم والشعبی وغیرھم لا اختلاف بینھم فی ذالک ولا نعلم خلافا بین اھل البصرۃ فی کراھۃ فی ذلک والمنع منہ انتھی وکان مرادہ بالکراھۃ الحرمۃ (روح المعانی صفحہ ۶۹ ج ۱۱)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک گانا بجانا حرام، اور گناہ ہے، اور اہل کوفہ کا مذہب سفیان حماد، ابراہیم اور شعبی وغیرہم کا مذہب بھی یہی ہے، اور اہل بصرہ کے درمیان بھی گانے بجانے کے حرام ہونے، اور اس سے منع کرنے میں کوئی اختلاف نہیں اور کراہت سے مراد حرمت ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

انما یفعلہ عندنا الفساق (روح المعانی)

یہ کام فاسق فاجر لوگ کرتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

ان الغناء لھو مکروہ یشبہ الباطل والمحال من استکثر

گانا بجانا ایک لہو کام اور حرام ہے باطل کے مشابہ ہے جو اکثر یہ کام کرے وہ بے وقوف

منہ فھو سفیہ ترد بہ شہادتہ (روح المعانی)

ہے اور اس کی گواہی ناقابل قبول ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول

سألت ابی عن الغناء فقال ینبت النفاق فی القلب لا یعجبنی (روح المعانی)

حضرت عبداللہ بن امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے گانے بجانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے یہ مجھے پسند نہیں۔

اسی طرح صوفیاء کا غناء جسے قوالی کہا جاتا ہے بدعت سیئہ اور حرام ہے۔ ریڈیو وغیرہ پر جو قوالی پیش کی جاتی ہے بعض لوگ اسے جائز اور کار ثواب سمجھ کر سنتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے۔ چنانچہ صوفیاء کی قوالی سے متعلق علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی قدس سرہ لکھتے ہیں۔

فاما ابتدعتہ الصوفیۃ الیوم من الادمان علی سماع المغانی بالآلات المطربۃ من الشبابات والطار والمعازف والاوتار فحرام (تفسیر قرطبی صفحہ ۵۴ ج ۱۴)

یعنی آج کل صوفیوں نے راگ اور گانا اور آلات مطربہ یعنی طبلہ، سارنگی، باجہ، طنبورہ وغیرہ کے ساتھ جو گھڑ لیا ہے یہ حرام ہے۔

البتہ خوش آوازی کے ساتھ بغیر مزامیر کے مفید اشعار (جو اللہ ورسول کی تعریف پر مشتمل ہوں اور ترغیب دین کے حامل ہوں) پڑھنا ممنوع نہیں، جیسا کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:۔

"جو گانا اجنبی عورت کا ہو یا اس کے ساتھ طبلہ، سارنگی وغیرہ ہوں اور مزامیر ہوں وہ حرام ہے اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد (بے ریش لڑکا) نہ ہو اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ پر مشتمل نہ ہوں، تو جائز ہے۔ (تفسیر المعارف صفحہ ۲۱ ج ۷)

گانے بجانے کا حکم قرآن وسنت اور اقوال علمائے امت کی روشنی میں معلوم ہوگیا، اب مسلمانوں کو چاہئے کہ اس میں مشغول ہوکر اپنی دنیا اور آخرت تباہ نہ کریں بلکہ اس سے مکمل اجتناب کرکے دنیا وآخرت کے سنوارنے کی کوشش کریں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق بنانے اور عقوبات سے بچنے کا اہتمام کریں۔

واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ■■■■■

علمی بحث

مسلمانان پاکستان کے لیے

لمحہ فکریہ

عبدالرحیم منہاج سابق ڈی ایو ڈی منہاس کی ۵ مارچ ۱۹۸۱ء کو فیصل آباد پریس کانفرنس میں کی گئی تقریر

الغرض۔ قیام پاکستان سے بہت پہلے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اپنی تقریروں، تحریروں، بیانوں اور اعلانوں میں برصغیر پر معرض وجود میں آنے والی پاکستان کے نام سے مسلمان مملکت کا جو تصور دیا، تصور ابھارا اور خاکہ کھینچا تھا اسے مختصر الفاظ میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان کا مطلب ایک ایسی مسلمان ریاست کا قیام تھا جس میں صرف اور صرف شریعت اسلامیہ نافذ کی جانی تھی لیکن قیام پاکستان کے ۳۴ سال بعد نہایت ندامت و شرمندگی کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں نے اس اسلامی ملک کی باگ ڈور ہاتھوں میں لی تھی۔ انہوں نے قصداً قائداعظم کی خواہش کا احترام نہ کیا۔ ان کی منشا سے انحراف کیا۔ ان کے تصور سے روگردانی کی۔ اور ان کے تاثر کو مٹانے میں اپنی پوری قوت صرف کی نتیجہ یہ کہ پاکستان میں اسلام نافذ ہوا اور نہ پاکستان، پاکستان رہا۔

اس عبرتناک اعتراف کا دوسرا سنگین پہلو یہ ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام نے بحوالہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر آباد و نیا درباں کی، مال لٹایا، جان دی، خون بہایا، اپنے ہاتھوں سے عصمت کے ٹکڑے پرچے سمیٹے اور اپنی آنکھوں سے عفت کو بے آبرو ہوتے دیکھا تھا انہی مسلمانوں نے حصول آزادی کے بعد بدیں الفاظ ایک نیا نعرہ اپنایا کہ دین سے دنیا رکھنی مشکل ہے اور خود کو ہمہ وقت دنیا کے حصول میں غرقاب کر دیا۔ ظاہری شواہد کے اعتبار سے اب ان کے پاس لفظ اسلام کے سوا اور کچھ نہیں۔ اب اگر مسلم معاشرے میں اسلامی اعمال کی کچھ علامتیں نظر آتی ہیں تو انہیں فطرت سلیم کی بندش یا جبلت صادقہ کا جبری اظہار قرار دیا جا سکتا ہے مرضی یا ارادہ سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔

اس پر مقام الم یہ کہ علمائے پاکستان کے مختلف مکاتب فکر کے علماء جو اساسیات اسلام پر متفق اور فروعات میں متضاد خیالات کے حامل ہیں اپنے فقہی خیالات کے اختلاف کی بنا پر دین اسلام کے بنیادی عقاید کا درجہ دے کر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں۔

فقہی مسائل جو دراصل قرآن و حدیث کے بنیادی احکامات سے مسائل کا استنباط اور ذاتی تشریحی اخذ کردہ نتائج کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان تشریحی اختلافات کے بغیر مسائل اسلامیہ کی تذکیر و اشاعت ناممکن ہے۔ یہ فقہی اختلافات اجتہادی تھے، اور انتہا تک رہیں گے ان کی حیثیت اتحاد و یگانگت تھی۔ جسے ذاتی اغراض کے لئے نفرت و حقارت میں بدل دیا گیا مسائل اسلامیہ کی ان ذاتی تشریحات کے متعلق منہ زور... کر کے قرآن و حدیث کا درجہ دے کر ملت میں افتراق کی لہر پیدا کر دی گئی۔

اعتقادی اختلافات کے علاوہ سیاسی اختلافات بھی علمائے کرام کے درمیان بعض اوقات بڑی شدت کے ساتھ ابھرے اور منظر عام پر آئے ہیں۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن کے زمانے میں محض ووٹوں کی خاطر اسلام بمقابلہ اسلام کا بڑا عظیم الشان مظاہرہ ہوا۔ امریکی اسلام اور روسی اسلام کی آویزش نے ایک ایسی دینی اور سیاسی قوت کو جنم دیا جس نے ملک میں اسلامی تشخص پر ضرب کاری لگائی اور ملک کو مادی اور روحانی دونوں اعتبار سے ضعیف کر دیا۔

عبرت کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی ۳۰ سالہ شب ظلمت کے بعد موجودہ حکومت کے دور میں اسلام کی صبح صادق نمودار ہوئی۔ صدر محمد ضیاء الحق نے اپنے وعدہ کے مطابق احیاء اسلام کے لئے عملی پیش رفت کی تو علماء کے ایک مذہبی گروہ نے سب سے پہلے اس کی پرزور مخالفت کی کہ جس نے نہ صرف پاکستان کی ہر سابقہ بے دین حکومت کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔ بلکہ آزادی سے پہلے ایک کافرانہ بدیشی حکومت کا خلوص دل سے فرمانبردار اور حامی رہا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد بہت سے ایسے علماء محراب و منبر پر براجمان ہو گئے

عیسائیت

جن کی اپنی زندگیاں مذہبی اخلاص سے بعید۔ اعمالِ صالحہ سے دور، اور دین کی ترتیب سے عاری ہیں۔ تبلیغِ اسلام کا وہ جذبہ بھی ان میں مفقود ہے جو متحدہ ہندوستان کے علمائے انگریز حکومت برملا جسبانی تھی، میں پیش کیا تھا جس کو دیکھ کر انگریز بھی رشک کرتا تھا۔ وہ نفوسِ پاک جب میدانِ عمل میں نکلتے تو ان میں علم و عمل کی پوری ہم آہنگی ہوتی تھی۔ ان کے قلوب دنیاوی حرص و آز سے پاک رہتے تھے عہدے اور منصب ان کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے تھے۔ وہ اگر بڑی حکومتوں کے پاس بھی گئے۔ تو ان کے زہد و تقویٰ میں کوئی فرق نہ آیا۔

انہوں نے خود کو عمل کا بہترین نمونہ بنا کر پیش کیا۔ مسلمان عوام ان پہ جان چھڑکتے تھے اور ان کے اخلاص اور دیانت کے باعث ان کی ہر بات کی تعمیل اپنا فرض سمجھتے تھے۔

تاریخ کے اوراق مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شاہ اسماعیل شہید، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زریں کارناموں، زہد و تقویٰ۔ استقلال، پامردی کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

پاکستان کے علماء نے مفتیٔ تبلیغِ دین کی طرف توجہ ہی نہ دی۔ وہ اپنے آستانۂ عالیہ سے باہر ہی نہ نکلے۔ پاکستان کے غیر مسلم اور رب پرست قبائلیوں کو جانے دیجئے خود مسلمانوں نے بھی ان کو اپنے درمیان بہت کم دیکھا ہے۔

انہوں نے اس پر اکتفا کر لیا ہے۔ کہ مسجدوں میں خطبہ دیا جائے کچھ مضامین رسالے تحریر کر دیئے جائیں کتابیں لکھی جائیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خطابات کے جوہر دکھلائے جائیں۔ ختم پڑھائے جائیں۔ محفل میلاد منعقد کی جائے جلسہ عام میں مقدس راگ الاپا جائے اور آمد و رفت کے اخراجات کے ساتھ معقول معاوضہ وصول کیا جائے۔ یہی تبلیغِ دین ہے اور یہی کارِ تبلیغ اسلام ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ہماری اس سہل انگاری کا اسلام دشمن طاقتوں نے بغور مطالعہ کیا ... بہ پہلو تجزیہ کیا اور اسے اپنی بقا اور پھیلاؤ کے لئے مفید تر پایا۔ پاکستان میں کمیونزم، سوشلزم مرزائیت، بہائیت، ذکریت اور عیسائیت کے پرچارکوں نے اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لاتے ہوئے مسلمانوں کو اپنی آغوشِ ضلالت میں لینے کے لئے دن رات جدوجہد جاری رکھی اور ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا۔ (جاری ہے)

بقیہ: روئیداد ختم نبوت

ربوہ کے لئے اٹھائے نہیں، نہیں ناموسِ رسالت کے تحفظ کے سلسلے میں اٹھنے والے قدموں کی منزل خدا کی رضا ہوا کرتی ہے۔

میں ایک یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں آپ حضرات ہمارے بھائی ہیں لیکن آپ ایک ایسے شہر میں آئے ہیں جس شہر میں کبھی کوئی نہ آسکتا تھا۔ ہمارا مرزائیوں سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں ہے اختلاف صرف اتنا ہے کہ ہم محمد عربی کے غلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور بدقسمتی نے انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا نجات دہندہ سمجھ لیا ہے اور اس کی غلامی اپنے لئے باعثِ نجات و فخر سمجھتے ہیں ہم ان سے ہمدردی کی بنا کر کہتے ہیں کہ اب بھی تمہارے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اب بھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں آجاؤ۔ اسی میں کامیابی ہے۔

دوسری بات آپ لوگوں سے یہ کہوں گا کہ ربوہ کھلا شہر ہے آپ جہاں چاہیں جائیں لیکر دیکھنا! کوئی ساتھی غیر ذمہ داری کا ثبوت ہرگز نہ دے کوئی ایسا جملہ منہ سے نہ نکلے جو کسی کی دل آزاری کا باعث ہو کوئی نگاہ ایسی نہ اٹھے جس نگاہ پہ اعتراض ہو میں اس لئے کہتا ہوں مجھے خطرہ ہے دشمن کہیں ہماری کسی بات کو بہانہ نہ بنالے۔ اگر کسی طرف سے ایسی ناشائستہ حرکت یا بات کی گئی تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ ایسا شخص ہمارا نہیں ہوگا بلکہ ان کا ایجنٹ ہوگا۔ آپ اس انداز سے ربوہ جائیں کہ ربوہ بھی یہ سمجھیں کہ یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جا رہے ہیں۔

ان ہدایات کے دینے کے بعد دوسرے اجلاس کا پروگرام بتایا گیا پرجوش نعرے لگائے گئے اور استقبالیہ کی پرسوز دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: گناہ بے لذت

تارکِ مخصوص کے لئے مذکور ہے اس سزا کی جو کیفیت بتائی گئی ہے وہ نہایت درد ناک اور کرب انگیز ہے،

وہ سزا ایسی آگ ہے جو دلوں تک نفوذ کر جائے گی بلکہ ایک طرح سے دل سے ہی شروع ہو کر پورے جسم میں سرایت کر جائے گی اور اتنے ہی پر بس نہیں بلکہ مجرمین کو آگ کے لمبے لمبے ستونوں سے باندھ کر جکڑ دیا جائے گا تاکہ حرکت نہ کر سکیں اس لئے کہ حرکت کی صورت میں تخفیف عذاب کا احتمال ہے اور بعض مفسرین عظام نے کہا ہے کہ جہنم کے منہ کو لمبے لمبے ستون ڈال کر پاٹ دیا جائے گا اعاذنا اللہ من عذاب جہنم ... اگر اللہ عزوجل کا خوف ہو، ایمان کا احساس موجود ہو، معاد اور موعود کا پختہ یقین ہو تو غیبت کرنا ممکن نہیں۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کے دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

گناہ بے لذت

مشتاق احمد متعلم علامہ بنوری ٹاؤن

غیبت کے بہت سے محرکات میں ان میں سے ایک اہم محرک معاصرانہ تقابل بھی ہے اگر یہ تقابل معروفات میں تنافس کی حد تک ہو تو مستحسن ہے لیکن جب یہ مسابقہ کی بجائے حسد میں بدل جائے تو مذموم ہے اور مسابقہ کی یہی وہ قبیح شکل ہے جو بغض و عناد میں بدل کر منکرات کا روپ دھار لیتی ہے، وجہ یہ ہے کہ حسد و عناد کے ایسی متعفن جوہڑ سے غیبت کے سوتے پھوٹتے ہیں، اور اسی سے ازدیت خود بینی، تکبر، اور احساس کمتری جیسے مکروہ امراض نمو پاتے ہیں بنظر غائر دیکھا جائے تو تکبر احساس کمتری کا شاخسانہ ہے کہ چھوٹے پن کے احساس کی وجہ سے بعض لوگ اپنے سائے کو دیکھنا شروع کر دیتے ہیں اپنے قد کو ناپنا شروع کر دیتے ہیں یہی بیماری تکبر اور خود بینی کہلاتی ہے اور اسی قبیل سے دوسروں کی تحقیر، استہزاء اور تنقیص جیسے شنیع اعمال جنم لیتے ہیں اور بالآخر کمتری کا یہ احساس محرومیت کی شکل اختیار کر لیتا ہے، یا پھر خود کو اونچا اور دوسروں کو حقیر ثابت کرنے کی مکروہ جدوجہد پر منتج ہوتا ہے

معاصرانہ تقابل کے مارے ہوئے احساس کمتری میں مبتلا لوگ جب اپنے گردو پیش پر نظر دوڑاتے ہیں، تو اپنے قد کو چھوٹا پا کر عجیب سے کرب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اسی کرب سے نکلنے کے لئے جو طریقے اختیار کرتے ہیں ان کی اساس ان کے مریضانہ ذہن کی بیمار سوچ پر ہوتی ہے اور یوں حسد و عناد کے غلیظ ڈھیر پر کھڑے ہو کر خود کو اونچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جھوٹ، ریاکاری اور خود بینی کی ایک منزلہ عمارت اس کے بنیادوں پر مختلف انداز میں تعمیر کرتے ہیں کھڑے ہو کر تکبر کے آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہیں اور تھوڑی دیر کے لئے انہیں اپنے ارد گرد چلنے پھرنے والے لوگ چیونٹیاں سی نظر آنے لگتی ہیں، وہ انہیں اپنے تکبر کے سیلاب میں بہائے جانا چاہتے ہیں، لیکن ایسا ہو نہیں پاتا، جب ایسا ہو نہیں پاتا تو انہیں شدید عصبی تناؤ ہوتا ہے اور وہ مزید کرب میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ اتنی جدوجہد کے بعد بھی ان کی قامت میں اضافہ نہیں ہوا، اور یہیں سے غیبت کا مکروہ ہیولیٰ وجود میں آتا ہے، ایسے لوگوں کا اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ کیوں نہ دوسروں کے قد کو چھوٹا ثابت کیا جائے اور ایسا کرنے کے لئے غیبت کا تیشہ کارگر ہوتا ہے کہ جس سے دوسروں کے شرف و مجد کے قد کو مسخ کیا جا سکے۔

اسی کے سبب سے پہلے بدگمانی اور مفروضات کو حقائق کا رنگ دیکر بدگمانی کا ماحول بنایا جاتا ہے پھر اسی ماحول میں دوسروں کو تجسس کی نذر کیا جاتا ہے

نوٹ کر کے عیوب تلاش کئے جاتے ہیں، عیوب کے ساتھ مبالغہ آمیز تہمتوں اور جھوٹے الزامات کا التزام بھی کیا جاتا ہے، اور پھر ان سب کو ملا کر خوب تشہیر کی جاتی ہے۔ لمز اور تنابز بالالقاب کے نوکیلے کانٹوں پر گھسیٹ کر بے گناہ لوگوں کی عزت و عفت کے دامن کو تار تار کر کے کمتری کے احساس کی تسکین کی جاتی ہے، ایسا بہرحال کیا جاتا ہے یہ ہمارا عملی تجربہ تو ہم نے معاشرہ بنایا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کا نفسیاتی تجزیہ بڑے نفیس پیرائے میں بیان ہوا ہے۔

سورہ حجرات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس گناہ بے لذت کی وجوہ کو نفسیاتی نفسیات کے بیان کے ساتھ بڑے مؤثر پیرائے میں ذکر کیا ہے، غیبت کے عمل کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیکر اسے مکروہ عمل ثابت کیا ہے ظن، تجسس اور غیبت، ان تینوں کو ایک ذیل میں بترتیب ذکر کر کے انسانی تفکر کی طرف لطیف اشارہ ہے، اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا، کہ انسان سوئے ظن کی اساس پر دوسروں کے بارے میں پہلے مفروضات بناتا ہے پھر ان کو مستند بنانے کے لئے کھود کرید کرتا ہے جب تجسس اور کھوج سے کچھ معلومات ہو جاتی ہیں تو اپنی محافل میں انہیں مبالغہ عیب جوئی اور غیبت کا مکروہ اور گھناؤنا کاروبار شروع کر دیتا ہے، اور ایسا اس لئے کرتا ہے کہ لما یدخل الایمان فی قلوبکم، ابھی تک ایمان تمہارے قلوب میں داخل نہیں ہوا، کے ذکر سے اس کی وجہ بتا دی۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہ اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں لکھتے ہیں، ایمان و یقین جب پوری طرح دل میں راسخ ہو جائے اور جڑ پکڑ لے تو اس وقت غیبت اور عیب جوئی وغیرہ کی خصلتیں آدمی سے دور ہو جاتی ہیں، جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈنے اور آزار پہنچانے میں مبتلا ہو سمجھو کہ ابھی تک ایمان اس کے دل میں پوری طرح پیوست نہیں ہوا۔

در واقعہ یہ ہے کہ تمام معروفات اور حسنات کا منبع ایمان ہی ہے اس ذخیرہ جس قدر کامل، وسیع اور قوی ہوگا، اسی قدر اعمال حسنہ وافر شفاف اور عمدہ نکھرے ہونگے، اور جب ایمان ناقص و ضعیف ہوگا تو منکرات کا ارتکاب بے دھڑک ہوگا، غیبت کی شناعت اور قباحت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ جو سورۃ الہمزہ میں ہمز اور

باقی صفحہ ۲۹ پر

بابِ جبریلؑ

ہے قدسیوں کا مرکز و محور یہی مقام
ہر لب پہ جلوہ ریز ہے خیر الوریٰ کا نام

روح الامینؑ اترتے ہیں اس سرزمین پر
ملتے ہیں خاکِ پائے محمدؐ جبیں پر

عرشِ بریں سے روئے زمیں تک ہے اژدہام
اترتے ہیں آسمان سے ملائک پئے سلام

کرتے ہیں سب طوافِ حریمِ جمال کا
مشکل ہے جس جگہ پہ پہنچنا خیال کا

وردِ زباں درود ہے محوِ ثنا ہیں لب
پیشِ رسولِ پاک ہیں استادہ باادب

ہیں زمزمے لبوں پہ درود و سلام کے
نغمات گونجتے ہیں محمدؐ کے نام کے

بیدار دل دعائے سحر سے ہے بامراد
پاتا ہے سوز و ساز کی روح الامینؑ سے داد

ہر اک دعا بفضلِ خدا مستجاب ہے
حیرت بھی اس مقام پہ کارِ ثواب ہے

حافظ لدھیانوی

تبلیغ اسلام اور اصلاحِ معاشرہ

کے تحت صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی، حسبِ ذیل مفید رسائل طبع کرا کے ——— تقسیم کر رہا ہے۔ یہ رسائل خصوصاً طلبا، خواتین اور مصروف حضرات کے لئے مفید ہیں کہ عام فہم اور آسان زبان میں ہیں ——— ان رسائل کی اشاعت صدقۂ جاریہ ہے۔ آپ بھی اس کی اشاعت میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ ان رسائل کی اشاعت کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ خود شائع کیجئے یا ہمارے توسط سے شائع کرائیے ◆

۱ وقت کا تقاضہ
۲ زکوٰۃ - اسلام کا بُنیادی رُکن
۳ وصیت، وراثت، تقسیم میراث کے احکام
۴ مال و دولت کا بہترین مصرف
۵ نماز کے فضائل اور احکام و مسائل
۶ ولیمہ کا مسنون طریقہ
۷ عظمتِ قرآن اور آدابِ تلاوت
۸ شرعی پردہ کی اہمیت
۹ روزہ ایک اہم روحانی عبادت
۱۰ حج و عمرہ کا طریقہ اور مسائل
۱۱ آدابِ معاشرت (احادیث نبوی کی روشنی میں)
۱۲ مسجد کا ادب و احترام
۱۳ اللہ تعالیٰ کے احکامات و ممنوعات
۱۴ خدمتِ خلق کی اہمیت
۱۵ تکفین و تدفین کا طریقہ
۱۶ سوگ کی رسُومات
۱۷ دُعا کی مقبولیت کا طریقہ
۱۸ تبلیغ و اصلاح کی اہمیت
۱۹ قیامت نامہ (از حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی)
۲۰ تعارفِ قرآنِ حکیم (منشی عبدالرحمٰن خاں)
۲۱ اورادِ فضلیہ
۲۲ صدیقی ٹرسٹ رجسٹرڈ (ایک تعارف)
۲۳ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات
۲۴ نماز کی کتاب مع شش کلمہ
۲۵ اتباعِ سُنّت کی ضرورت اور اُس کی اہمیت
۲۶ سٹّہ، ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری
۲۷ پردہ اور مسلمان خاتون (مولانا محمد مالک کاندھلوی)
۲۸ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
۲۹ سُود - اقتصادی و معاشی لعنت
۳۰ حقوق العباد ادا کیجئے
۳۱ قربانی کے احکام و مسائل
۳۲ نمازِ قصر اور تیمم کے احکام و مسائل
۳۳ بچّوں کے نام رکھنے کا اسلامی طریقہ
۳۴ کیا آپ جانتے ہیں ؟
۳۵ صدیقی ٹرسٹ کی سہ ماہی خدمات کا جائزہ
۳۶ اسلام میں خواتین کے حقوق
۳۷ پاکستان اور صلیبی جنگ
۳۸ حُسنِ معاشرت (احادیثِ نبوی کی روشنی میں)
۳۹ مستورات کے خصوصی مسائل (بہشتی زیور حصّہ)
۴۰ طلاق اور خلع کا بیان (بہشتی زیور حصّہ)
۴۱ عدّت اور سوگ کا بیان (بہشتی زیور حصّہ)
۴۲ علاج بالقرآن (بہشتی زیور حصّہ)
۴۳ خطبۂ حج الوداع (از مولانا غلام رسول مہر)
۴۴ قتل اور خودکشی حرام ہے
۴۵ دُعائے حزب البحر مترجم
۴۶ اصُول اسلام (از مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی)
۴۷ رمضان المبارک
۴۸ تعارف حدیث (از حافظ نذر احمد)
۴۹ ڈاڑھی کی شرعی حیثیت (شیخ الحدیث مدظلہ)
۵۰ زکوٰۃ خزینۂ اسلام
۵۱ ذکرِ حبیب (از حضرۃ شاہ ولی اللہ دہلوی)
۵۲ والدین کے حقوق
۵۳ حقیقت تقویٰ
۵۴ بچّوں کی پرورش کے لئے موزوں ہدایات
۵۵ چائے - پان - سگریٹ
۵۶ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگ
۵۷ اعتکاف
۵۸ درود شریف کی فضیلت
۵۹ مسلمان اور کلیسا کا نظامِ تعلیم
۶۰ پاکستان میں عیسائیت کا فروغ
۶۱ پاکستان میں عیسائیت کا عروج
۶۲ پاکستان کا مطلب کیا ؟
۶۳ اسلامی معاشرت (مولانا محمد مالک کاندھلوی)
۶۴ کیا آپ نماز ادا کرنا جانتے ہیں ؟
۶۵ قرآن کریم کے محیّر العقول شماریات
۶۶ ذکری مذہب اور اسلام
۶۷ اسلام اور عیسائیت
۶۸ ذِکر کا مقام (از منشی عبدالرحمٰن خاں)
۶۹ عالمِ برزخ کا احوال (قاری محمد طیب مدظلہ)
۷۰ کمپیوٹر سے قرآنی جائزہ
۷۱ پردہ کیوں ضروری ہے
۷۲ وصیت نامہ
۷۳ نماز باجماعت کی اہمیت
۷۴ اصلاحِ معاشرہ
۷۵ اخلاق و کردار کی تعمیر
۷۶ اسلام میں غربت کا حل
۷۷ رسم و رواج اور جہیز
۷۸ ازدواجی زندگی کے ثمرات
۷۹ مذہب پر لا مذہبیت کے اثرات
۸۰ شادی بیاہ کی اصلاحی تحریک
۸۱ ترکِ گناہ
۸۲ حفاظتِ نظر
۸۳ صدیقی ٹرسٹ کا جائزہ سنہ ۸۰-۱۹۷۹ء
۸۴ ذکری فرقہ
۸۵ ذکری فرقہ پر ایک نظر
۸۶ اسماءِ ربّانی (اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام)
۸۷ حقیقت دین
۸۸ فضائل ہفت صلوٰۃ
۸۹ پردہ کی اہمیت اور حقیقت
۹۰ اخلاق حسنہ (احادیثِ شریفہ)
۹۱ فیصلہ ہفت مسئلہ (حضرت حاجی امداد اللہ)
۹۲ سائنس اور مذہب کی حقیقت
۹۳ جھوٹ کی گرم بازاری
۹۴ شراب کی حقیقت اور مضرّت
۹۵ نماز کی اہمیت اور فضیلت (قاری محمد طیب مدظلہ)
۹۶ اسلام اور فرقہ بندی

صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نسیم پلازا۔ چوک لسبیلہ۔ نشتر روڈ۔ کراچی۵